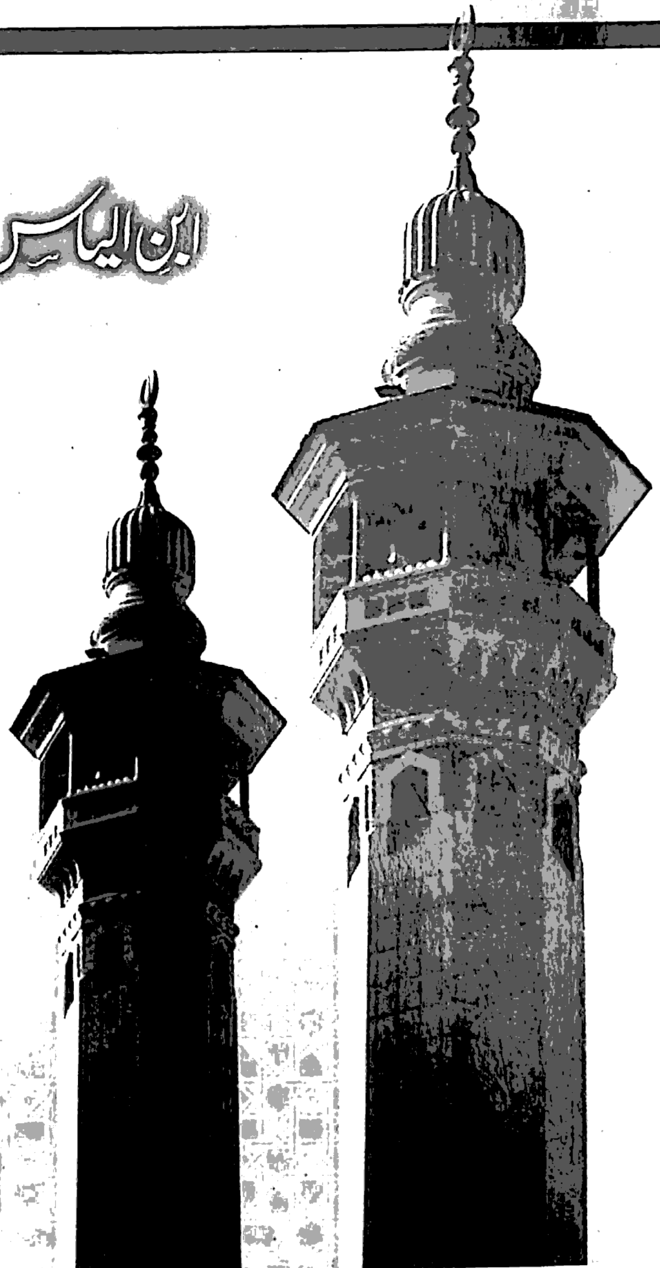
فیصلہ کیجئے

مؤلف:
ابن الیاس محمد اویس رضا رضوی قادری





لاثانی پبلی کیشنز لاہور

فیصلہ کیجئے

مؤلف:
ابن الیاس محمد اویس رضا رضوی قادری

لاثانی پبلی کیشنز لاہور

نام کتاب	....	فیصلہ کیجئے
مؤلف	....	ابن الیاس محمد اویس رضا رضوی قادری
نظر ثانی	....	ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی
صفحات	....	۱۲۷
تعداد	....	۶۰۰
کمپوزنگ	....	کاشف عباس
تاریخ اشاعت	....	اکتوبر ۲۰۱۳ء
ناشر	....	محمد زوہیب قادری
قیمت	....	150/- روپے

ملنے کا پتہ



ترتیب



تقریظ جمیل

ترجمان اہل سنت پاسبانِ مسلک رضا فاتح نجدیت مناظر اسلام

پیر طریقت حضرت علامہ مولانا ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہٗ

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علٰی رحمۃ للعالمین و علٰی آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین اما بعد!

حق وصداقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اہل سنت و جماعت کو منتخب فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے تہتر 73 گروہوں میں فقط اہل سنت و جماعت کو ہی نجات یافتہ قرار دیا ہے۔ یہی جماعت صراطِ مستقیم پر گامزن اور ہر قسم کے شرک وبدعت، کفر وضلالت سے دور ہے اور فضل الٰہی، رحمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور فیضانِ محبوبان خدا جل وعلیٰ کی حامل ہے۔ مخالفین آئے روز اسی جماعت کو کفر، شرک اور بدعت کے بے رحم فتوؤں کا نشانہ بنا کر عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مکروہ دھندے کرتے رہتے ہیں حالانکہ ایسے لوگ خود شرک و بدعت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کے اپنے خود ساختہ اصولوں اور وضعی قوانین کی روشنی میں بھی اگر ان کا جائزہ لیا جائے تو ان کی حقیقت نمایاں ہو جاتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام الناس کو ان کے آئینہ میں انہی کا چہرہ دکھایا جائے۔ راقم الحروف نے ''شرک کیا ہے؟ اور مشرک کون؟'' نامی کتاب اسی مقصد کے تحت لکھی ہے۔ جو چھپ کر سینکڑوں افراد کی ہدایت اور استقامت کا ذریعہ ثابت ہوئی اور ہو رہی ہے۔

اور اب اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے صاحب جستجو نوجوان عزیزم! مولانا

محمد اویس رضا رضوی قادری صاحب طول عمرہ نے پیش نظر کتاب ترتیب دی ہے۔ محمد اویس رضا رضوی صاحب مسلک حق کے لئے بہت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قدم پر کامیابی سے نوازے اور دین اسلام کے مجاہدین میں شامل فرمائے۔

آمین

بحرمت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

دعا گو!

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

خطیب جامعہ مسجد شہیدیہ

مہتمم

دار العلوم نقشبندیہ، غوثیہ، رضویہ

قلعہ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



تقریظ جمیل

مناظر اسلام ترجمانِ مسلک رضا مبلغ اہل سنت

حضرت علامہ مولانا ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

حق مذہب صرف اہل سنت و جماعت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ اسی مذہب حق پر کاربند رہی ہے مگر ستیاناس ہوا انگریز منحوس کا جس کے ایماء پر وہابی ٹولہ پیدا ہوا جس نے پوری امت مسلمہ پر کفر وشرک کے فتوؤں کی بوچھاڑ کر دی اور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رضی اللہ عنہم کی توہین و تنقیص کو اپنا شعارِ مذہبی بنا لیا۔ اہل سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان بیان کریں تو ان (نجدیوں) کے پیٹ میں مروڑ اٹھتا ہے مگر دوسری طرف اپنے اکابرین کے بارے میں وہی نظریات عین ایمان ٹھہراتے ہیں جن کو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رضی اللہ عنہم کے لئے شرک ٹھہراتے ہیں۔ یہ ان (نجدیوں) کی رسول دشمنی کا بہت بڑا ثبوت ہے۔

خدا بھلا کرے، عزیز القدر مولانا محمد اویس رضا قادری رضوی زید مجدہٗ کا کہ جنہوں نے اختصار کے ساتھ اس بد بخت ٹولے کی اس اندھیر نگری سے عامۃ الناس کو باخبر کرنے کے لئے زیر نظر کتابچہ ''فیصلہ کیجئے'' لکھا۔ مولیٰ تعالیٰ جل مجدہ اپنے محبوب



کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے عزیز القدر موصوف کی اس سعی محمود کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں خدمت دین متین کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم

کتبہ

ابوحذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

خادم دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ

مظہر اسلام سمندری ضلع فیصل آباد

۴ شوال المکرّم ۱۴۳۲ھ



تقریظ

مجاہد اہل سنت استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد مظہر صدیق المدنی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم و علٰی اٰلہٖ و اصحابہٖ

اجمعین اما بعد!

حق و باطل ابتدائے خلق سے ہی برسر پیکار چلے آ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اہل حق کو ہی فتح و نصرت عطا فرمائی ہے۔ شیطان کبھی نمرود، کبھی فرعون، کبھی قارون کبھی ہامان اور کبھی ابولہب و ابوجہل کے روپ میں حق کی مخالفت کرتا رہا ہے اور آج کے اس پرفتن دور میں باطل عقائد کے دعوے دار توحید کی آڑ میں آ کر، بھیڑیئے، بھیڑ کا روپ دھار کر اپنی منافقت، لبادۂ اسلام اوڑھ کر عام کر رہے ہیں اور امت مسلمہ کے عقائد و نظریات میں بگاڑ پیدا کرنے میں شیطان لعین کے ساتھ قدم بہ قدم اس ظلم اکبر کی باطل اشاعت میں دن رات کوشاں ہیں۔

قرآن پاک کی غلط تاویلات اور تحریفات معنویہ اور احادیث کے ظاہری معنی سے باطل استنباط کر کے ایسے گندے عقائد و نظریات گھڑ لیتے ہیں جنہیں اہل ایمان کی عقل قبول نہیں کرتی اور وہ چیزیں عین متضادِ حق ہیں مثلاً

(1) خدا جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ (یک روزہ صفحہ نمبر 17)

(2) انبیاء و اولیاء کرام کو چمار سے ذلیل کہنا۔ (تقویۃ الایمان ص 30)

(3) انبیاء و اولیاء کرام کو ناکارہ کہنا۔ (تقویۃ الایمان ص 52) وغیرہ

ان جیسے گستاخانہ عقائد کو ان لوگوں نے عین ایمان اور نصابِ توحید قرار دے رکھا ہے۔

مسلمانو! کتنی بدبختی ہے کہ انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے اختیارات و تصرفات جو حق تعالیٰ نے انہیں عطا کئے ہیں ان کا انکار کرنا اور بعطائے خالق عزوجل جو ان کو خلق کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کا اعزاز ملا ہے ان کا انکار کرے۔ انہی تصرفات و اختیارات کا ثبوت اپنے گھریلو ملاؤں کے لئے مانتے ہیں اور جگہ جگہ اپنی کتب میں ان کا ذکر کرتے ہیں۔

جن تصرفات و اختیارات کا انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ کی بابت ماننے کو کفر و شرک قرار دیتے ہیں۔ انہی خصوصیات (اختیارات و تصرفات وغیرہ) کی نسبت اپنے ملاؤں کی طرف کرنا عین توحید سمجھتے ہیں۔

مصنف تحریر ہذا حضرت مولانا محمد اویس رضا رضوی صاحب نے ان زندیقوں کی بددیانتی کا پردہ چاک کرنے اور ان کے اصل روپ کو عوام کے سامنے لانے کی خوب سعی کی ہے۔

حضرت مولانا محمد اویس رضا رضوی صاحب کی اس تحریر کو بعض مقامات سے بغور پڑھا ہے اور امید کرتا ہوں کہ مثلاً شیانِ حق کے لئے یہ تحریر خوب اچھی ثابت ہوگی۔

وہ الزام جو اہل سنت و جماعت حنفی بریلویوں کو دیا جاتا ہے کہ اولیاء انبیاء کی تعظیم و تعریف میں اس قدر مبالغہ کرتے ہیں انہیں خدا کے برابر ملا دیتے ہیں۔ اس الزام کو موصوف نے قوم وہابیہ کے مولویوں کی طرف لوٹایا ہے کہ وہابی مولوی اس جرم کے مرتکب ہیں نہ کہ اہل سنت۔

اگر اس تحریر کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھے تو وہ ضرور وہابیت کو باطل اور اہل سنت و جماعت کو مذہب حق تسلیم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان ایمان کے لٹیروں سے ہمیں

محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا محمد اویس رضا رضوی صاحب کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور یقیناً ان کی نوجوان شخصیت اس شعر کی مصداق ہے۔

جگر جب چاک ہو شب کا
تو ہوتی ہے سحر پیدا
صدف کی روح کھینچ جائے
تو ہوتا ہے گوہر پیدا
تجھے معلوم بھی کچھ کہ
صدیوں کے تفکر سے
کلیجہ پھونک کر فطرت
کرتی ہے اک بشر پیدا

اللہ تعالیٰ موصوف کی سعی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

خیر اندیش
محمد مظہر صدیق العطاری المدنی
6 رجب المرجب 1434ھ بمطابق 17 مئی 2013 بروز جمعۃ المبارک



تقریظ

امام الصرف والنحو حضرت علامہ مولانا محمد نیاز المدنی القادری اوکاڑوی

دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ لولیه والصلوة و السلام علی نبیه و علی آله

و اصحابه المتادبین بآدابه اما بعد!

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلهم فی النار الاملة واحده قالوا من هی یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: ما انا علیه و اصحابی"

(السنن الترمذی، ابواب الایمان، باب افترق ہذہ الامۃ جلد 2 صفحہ 93)

(مشکوٰۃ شریف ص30)

میری امت تہتر فرقوں میں بٹ (تقسیم) ہو جائے گی۔ وہ سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی وہ کون سا گروہ ہوگا؟ فرمایا جو میری سنت اور میرے صحابہ کے طریقے کی پیروی کرنے والا ہو گا۔

بعض روایات میں یوں ہے۔

"قالوا یا رسول الله ومن هم قال: اهل السنة والجماعة

فقیل ما اھل السنة و الجماعة؟ قال: ما انا علیه و اصحابی"

(احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 161)

(اشعۃ اللمعات صفحہ 140)(غنیۃ الطالبین صفحہ 192)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات پانے والے کون ہوں گے؟ فرمایا اہل سنت و جماعت ہیں پھر عرض کیا گیا۔ اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے کی پیروی کرنے والے ہیں۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جنتی گروہ صرف اہل سنت ہے۔ باقی سب جہنمی ہیں۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک گروہ جنتی ہے اور باقی بہتر (72) فرقے جہنمی ہوں گے۔

تو کیا وہ کلمہ نہیں پڑھتے ہوں گے؟

کیا وہ اللہ کو معبودِ حقیقی نہیں مانتے ہوں گے؟

تو جواب یہی آئے گا کہ وہ بہتر (72) فرقے کلمہ بھی پڑھتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کو معبود حقیقی بھی مانتے ہوں گے۔ سرکار علیہ السلام کو رسول بھی مانتے ہوں گے۔ قرآن مجید کو بھی مانتے ہوں گے مگر پھر بھی جہنمی اس لئے ہوں گے کہ ان کے عقیدے میں فساد ہوگا۔ ان کے چہرے بظاہر مسلمانوں جیسے ہوں گے لیکن ان کے عقائد و نظریات باطل ہوں گے۔ عقائد میں کفر کی بدبو آرہی ہوگی۔ ان کے دل ایمان سے خالی ہوں گے اور وہ لوگ جن کے دل ایمان سے خالی ہوں گے ان لوگوں میں سے چند لوگوں کی مصنف فاضل نوجوان مولانا محمد اویس رضا رضوی قادری زید مجدہٗ نے اپنی اس کتاب میں نشاندہی کی ہے اور ان لوگوں کے ساتھ اصل اختلاف کو بیان کیا ہے۔

قارئین! اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی مسلک کا (وہابی دیوبندی) نجدیوں سے اصل اختلاف یہ نہیں کہ اہل سنت صلوٰۃ والسلام پڑھتے ہیں۔ مزارات پر حاضری دیتے ہیں۔ ختم شریف اور گیارہویں دلاتے ہیں جس کا مقصد ایصالِ ثواب کرنا ہوتا ہے بلکہ اصل اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ قوم وہابیہ اور دیوبندیہ کے پیشواؤں کی وہ گستاخانہ عبارات ہیں جن کو ان لوگوں نے عین اسلام سمجھ رکھا ہے۔ جن عبارات میں کھلم کھلا اللہ اور اس کے رسول کی شان میں نازیبا کلمات بکے ہیں۔

دیوبندی اور وہابی ادارے آج بھی ان گستاخانہ عبارات والی کتب کو شائع کر رہے ہیں۔ ان گستاخانہ عبارات کی تردید کی بجائے ان کو درست کہتے ہیں اور ان عبارات کی تاویل فاسدہ کر کے بھولے بھالے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر اقبال نے صحیح فرمایا تھا

لباس خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر جینے کی تمنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

خیال رہے کہ وہابی لوگ اہل سنت و جماعت کو مشرک سمجھتے ہیں جس کا اظہار یوں ہوتا ہے۔

(1) اگر ہم محفل میلاد مناتے ہیں تو شرک کا فتویٰ (ملاحظہ ہو فتاویٰ ستاریہ ج 1 ص:78)

(2) اور اگر کوئی عاشق روضۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی نیت سے سفر کرے تو شرک کا فتویٰ (ملاحظہ المجید شرح کتاب التوحید ص208)

(3) اگر کوئی تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کرتا ہے تو شرک کا فتویٰ۔

حالانکہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا کہ

"وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی"

(صحیح بخاری شریف جلد 1 صفحہ 179) (صحیح مسلم شریف جلد 1 صفحہ 250)

خدا کی قسم مجھے تم پر کوئی بھروسہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے۔

لیکن قابل افسوس یہ بات ہے کہ ان لوگوں نے اپنے غیر ملکی آقاؤں کی خوشی کے لئے مسلمانوں پر کفر و شرک کے مکروہ فتوؤں کی بوچھاڑ کر دی حالانکہ یہ لوگ شاید اس بات کو بھول گئے کہ جن نظریات کو ماننے کی بنا پر اہل سنت کو مشرک قرار دے رہے ہیں۔ وہی نظریات اپنے مولویوں کے لئے مان کر خود اسے فتوے کی زد میں آ جاتے ہیں۔

ان نازک حالات کے پیش نظر ضرورت اس امر کی تھی کہ ان باطل مذاہب کا رد انہی کی کتابوں سے کیا جائے تا کہ ان کو اپنا اصل چہرہ نظر آئے۔ راقم الحروف (نیاز المدنی) نے اس کتاب کو دلائل و براہین سے مزین پایا اور اپنے موضوع پر اس کتاب کو لاجواب پایا۔

تحریر ہذا میں بلا مبالغہ ایسا اسلوب ہے کہ جسے کہا جائے۔

"خیر الکلام قل و دل"

کی پوری تصویر ہوتی ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد اویس رضا قادری رضوی کے علم و عمل میں مزید وسعتیں عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان کو مزید محنت و ثابت قدمی سے محبت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

کتبہ

محمد نیاز المدنی القادری

خطیب و مدرس اوکاڑہ

تقریظ جمیل

خطیب اسلام فاتح نجدیت

حضرت علامہ مولانا ابوباقر سید محمد زین العابدین قادری صاحب دام ظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

حمد وصلوٰۃ کے بعد عزیزم حضرت مولانا محمد اویس رضا قادری سلمہ الباری نے عزت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش نظر نجدیوں کی خباثتوں کا ذکر انہی کی کتابوں سے نقل فرمایا۔ اللہ کریم ناموس رسالت کے اس سپاہی کو مزید وسعت قلبی و قلمی عطا فرمائے اور گمراہوں کو نورِ ہدایت اور "مغلحون" کو مزید پختگی عطا فرمائے۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اَعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

سید محمد زین العابدین قادری

سینئر مدرس جامعہ قادری

تقریظ

فاضل نوجوان حضرت مولانا ابو باقر محمد عامر المدنی قادری حفظہ اللہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ و السلام علی من کان نبیا وادم بین الماء والطین و علی الہ و اصحابہ اجمعین اما بعد!

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب کوئی بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے جب دوسرا گناہ کرتا ہے تو دوسرا نکتہ لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ گناہ کرتا رہتا ہے تو اس کا سارا دل کالا ہو جاتا ہے اور پتھر سے زیادہ سخت ہو جاتا ہے پھر اس کو جتنی مرضی نصیحت کی جائے اس کے دل پر اثر نہیں کرتی[1] تو جب گناہ کرنے والے کا یہ عالم ہے تو پھر جو حضور علیہ السلام کی توہین و اہانت سے نہیں شرماتا اس کی بدبختی کا کیا عالم ہوگا اور وہ لوگ کس قدر بدنصیب اور ایمان سے خالی ہیں کہ وہ اوصاف اور تعریفات جو اپنے مولویوں کے لئے تو ثابت کرتے ہیں لیکن جب وہ اوصاف حضور اکرم نور مجسم کے لئے ثابت کئے جائیں تو کفر و شرک کے فتوے لگاتے۔ حضرت مولانا محمد اویس رضوی صاحب نے (اس کتاب میں) ایسے لوگوں کے چہرے سے نقاب کشائی کی ہے یہ کتاب ہر مسلمان کو پڑھنی چاہئے تا کہ منافقین کی منافقت سے محفوظ رہ سکیں۔

عبید مصطفیٰ

ابو باقر محمد عامر المدنی

---

[1] الدر المنثور جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 446 دار الفکر بیروت

تقریظ

فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا ابوعمر غلام فاروق مدنی قادری سلمہ الہادی

نحمدهٗ و نصلی علی رسوله الكريم اما بعد

تمام اعمال کی جڑ تعظیم مصطفیٰ ہے۔ اگر کوئی شخص جتنے مرضی روزے رکھے جتنے مرضی چلے لگائے جتنی مرضی لمبی داڑھی رکھے اگر اس کے دل میں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی محبت نہیں ہے تو سب کچھ بےکار ہے جیسا کہ روایت میں ہے۔

''اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد اور نہ کوئی فرض نہ نفل، بدمذہب دین سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے''۔

(ابن ماجہ ص6، کنز العمال جلد 1 ص220)

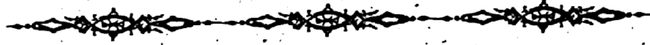
پتہ چلا کہ تمام عبادتوں کی اصل عقائد صحیحہ ہیں۔ اسی چیز کے پیش نظر حضرت مولانا محمد اویس رضا قادری رضوی صاحب نے یہ کتاب تحریر کی ہے جس کو سرسری نظر پڑھا اور بہترین پایا۔ موصوف نے بڑے احسن انداز سے یہ چیز ثابت کی ہے کہ جن امور کو نجدی لوگ انبیاء میں اللہ کی عطا سے ماننا شرک کہتے ہیں وہی امور کی طاقت اپنے مذہب کے مولویوں کے لئے مانتے ہیں لہٰذا قارئین سے التماس ہے کہ مذکورہ چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کریں کہ ایک عام بندے کی طاقت نبی پاک علیہ السلام سے کس طرح زیادہ ہوسکتی ہے؟؟؟ یقیناً یہی جواب آئے گا کہ جو لوگ مولویوں



کوانبیاء سے بڑھا کر پیش کرتے ہیں، وہ کبھی سچے نہیں ہو سکتے۔

آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ مولانا محمد اویس رضا رضوی قادری زید مجدہٗ کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے۔ (آمین)

ابوعمر
غلام فاروق مدنی قادری



شمشیر رضا

حضرت مولانا محمد عرفان جلالی حفظہ اللہ

(مدرس المدینہ قرآن اکیڈمی)

نحمدہٗ و نصلیٰ علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

مسلمان کے پاس سب سے بڑی دولت اس کا ایمان ہے جس کی حفاظت بے حد ضروری ہے۔

بدقسمتی سے ایسے گروہ پیدا ہو چکے ہیں جو خود کو مسلمان اور اسلام کے محافظ گردانتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ لوگ اسلام کے جانی اور ایمانی دشمن ہیں۔

مسلمان کے معمولات کو کفر وشرک کے مکروہ فتوؤں میں جکڑ دیتے ہیں اور اپنی تمام تر قوتیں اسی عمل میں صرف کر دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں اس حد تک آگے بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر کوئی عاشق رسول یہ کہے نبی کریم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی عطاء سے غیب جانتے ہیں، حاضر و ناظر ہیں، حاجت روا ہیں، مشکل کشا ہیں، اور اللہ کی بارگاہ میں پہنچنے کے لئے وسیلہ جلیلہ ہیں تو ان لوگوں کے شرک کے فتوؤں کی مشین گن اہل سنت کی طرف ہو جاتی ہے اور حکم شرک وکفر صادر کر دیتے ہیں۔

مگر ہائے افسوس ان کی مردہ دلی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ جن امور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اللہ تعالیٰ کی عطا سے بھی ماننا پسند نہیں کرتے اور کفر و

شرک ثابت کرنے کے لئے ایڑھی چوٹی کا بے کار زور لگاتے ہیں۔ وہی امور جن کی رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نفی کرتے ہیں۔ اپنے گھریلو ملاوؤں کے لئے عین اسلام سمجھتے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''فیصلہ کیجئے'' انصاف پسند مسلمانوں کے ضمیروں پر زبردست دستک ہے۔ اس کی سطر سطر انصاف کا فیصلہ چاہتی ہے۔ لفظ لفظ حق کی آواز کا منتظر ہے۔ حرف حرف حق کی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ خدارا! سچائی کا ساتھ دیجئے گا اور اس کتاب کو پڑھ کر صحیح فیصلہ کیجئے گا کہ یہ نجدی لوگ کس طرح حق پر ہو سکتے ہیں؟ قارئین کرام! آپ یہ کتاب پڑھیں گے تو تسلی تو ان شاء اللہ عزوجل ہو جائے گی کہ مصنف مولانا محمد اویس رضا رضوی صاحب کم عمری میں ہی اتنا وسیع مطالعہ رکھتے ہیں کہ اس کی جھلک آپ کو اس تصنیف لطیف میں نظر آئے گی اور حضرت صاحب ایک کامیاب مناظر بھی ہیں۔ فقیر (راقم الحروف) متعدد مناظروں میں معاون مناظر کی حیثیت سے ان کا ساتھ دے چکا ہے اور ان کی مناظرانہ صلاحیت کے جوہر دیکھ چکا ہے۔

آخر میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں یہی دعا ہے کہ اے اللہ اس کتاب کے مصنف کے علم و عمل، تقویٰ، زہد اور جان و مال میں خیر و برکت عطا فرما۔ آمین

محمد عرفان علی جلالی
المدینہ قرآن اکیڈمی
رابطہ کمیٹی پاکستان سنی تحریک
0315-7742965

ہدیہ تشکر

قارئین کرام! تحریر ہذا مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں شاید نہ پہنچتی اگر درج ذیل حضرات کی دعائیں شفقتیں اور تعاون نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ان حضرات کے ایمان میں اضافہ فرمائے اور ان کے علم، حلم اور رزق میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

(1) خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اسد اللہ بن محمد افتخار قادری صاحب زید مجدہٗ (کالج روڈ)

(2) استاد الحفاظ حضرت مولانا قاری محمد طارق بن عبد اللطیف قادری صاحب سلمہٗ الباری (کالج روڈ)

(3) ڈاکٹر محمد خالد محمود قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ (رحیم یار خان)۔

(4) مجاہد اہل سنت تلمیذ مفتی محمد حنیف قریشی دامت برکاتہم العالیہ صاحب حضرت علامہ مولانا سید محمد اسد حسین شاہ حیدری صاحب زید مجدہٗ (آزاد کشمیر)

(5) حضرت علامہ مولانا ابو الوفاء محمد ساجد المدنی قادری صاحب سلمہ الباری (فیصل آباد)

(6) جناب محمد علی عطاری صاحب زید مجدہٗ بن محمد گلزار چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (کشمیر کالونی)

(7) جناب محمد راشد قادری صاحب بن منشی خان سلمۃ الباری (کشمیر کالونی)

(8) جناب حافظ محمد ارسلان قادری بن محمد سلیمان صاحب (قلعہ دیدارِ مصطفیٰ)

حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد مبشر رضا قادری زید مجدہٗ مہتمم جامعہ کنز الایمان

مقدمۃ الکتاب

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین اما بعد

دیوبندی وہابی حضرات لوگوں کو اپنے باطل مذہب میں لانے کے لئے اور اپنے کفریہ عقائد چھپانے کے لئے عوام الناس کے سامنے فروعی مسائل پیش کرتے ہیں کہ ہمارا تو اہل سنت کے ساتھ فاتحہ، نور و بشر، علم غیب، میلاد النبی اور گیارہویں وغیرہ کا اختلاف ہے۔ یہ اختلاف اپنی جگہ لیکن یہ فروعی مسائل ہیں اہل سنت و جماعت کا وہابی دیوبندی مذہب کے ساتھ اصل اختلاف یہ ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عقائد کفریہ ہیں اور ان لوگوں نے اللہ عزوجل کی شان میں بھی بے شمار گستاخیاں کی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی بے شمار گستاخیاں کی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء اللہ کی شان میں بھی بے شمار گستاخیاں کی ہیں اور ہم اہل سنت کا ان لوگوں کے ساتھ یہی بنیادی اختلاف ہے کہ یہ لوگ اللہ کے بھی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی گستاخ، انبیاء صحابہ اور اولیاء کے بھی گستاخ ہیں۔ ذیل میں ان لوگوں کے بے شمار کفریہ عقائد میں سے صرف ایک عقیدہ پیش کیا جا رہا ہے اصل سکین پیج کے ساتھ اور یہ کسی ایسے ویسے مولوی کی کتاب نہیں بلکہ وہابیہ دیوبندیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی کی بدنام زمانہ کتاب صراط مستقیم، جس کتاب پر وہابی دیوبندی مذہب کا دارومدار ہے اور مولوی اسماعیل دہلوی

غیر مقلدو ہابیہ کا بھی امام ہے اور مقلد وہابیہ یعنی دیوبندیوں کا بھی امام ہے۔

اے مسلمان اپنے دل پر ہاتھ رکھ اور سن کہ شان رسالت میں کس قدر گستاخی کی جارہی ہے اور جس مذہب یعنی وہابیہ دیوبندیہ کی بنیاد ہے ایسے کفریہ عقائد پر ہو وہ مذہب کیسے حق پر ہوسکتا ہے...... امام الوہابیہ دیوبندیہ مولوی اسماعیل دہلوی اس کتاب کے صفحہ نمبر 170-169 پر نماز میں آنے والے وسوسوں کا بیان کرتے ہوئے شان رسالت میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت یعنی اپنے خیال کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق یعنی ڈوب جانے سے برا ہے۔" (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

اگر مجھے ان گستاخوں کے اس کفریہ عقیدہ کے بارے میں لوگوں کو بتانا مقصود نہ ہوتا تو میں اس عبارت کو لکھنا تو دور پڑھنا بھی گوارہ نہ کرتا۔ اے مسلمان آمیں اب تجھ سے پوچھتا ہوں کیا نماز میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نہیں آتا۔ جب تو ہر نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام اور درود عرض کرتا ہے تو کیا تیرا خیال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں جاتا۔ اے نماز کا طریقہ ہی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا اور وہ نماز نماز ہی کیسی جس میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نہ آئے۔ آیئے آپ کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نماز کے بارے میں دکھائیں کہ وہ تو نماز میں بھی پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرض وصال میں جب تین دن تک حجرۂ مبارک سے باہر تشریف نہ لائے تو وہ نگاہیں جو روزانہ دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے شرف دلنواز سے مشرف ہوا کرتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس گئیں۔ جان نثاران مصطفیٰ سراپا انتظار تھے کہ کب ہمیں محبوب کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ بالآخر وہ مبارک و مسعود لمحہ ایک دن حالت نماز میں انہیں نصیب ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایامِ وصال میں جب نماز کی امامت کے فرائض سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے۔ پیر کے روز تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں حسب معمول با جماعت نماز ادا کر رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدرے افاقہ محسوس کیا۔ آگے روایت کے الفاظ ہیں:

فکشف النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم ستر الحجرة: ینظر الینا وهو قائم، کان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم [1]

[1] بخاری، الصحیح جلد 1 صفحہ 240 کتاب الجماعۃ والامامۃ رقم: 2648
مسلم، الصحیح، ج: 1، صفحہ 315، کتاب الصلوۃ، رقم: 3419
ابن ماجہ السنن، ج: 1، ص: 519، کتاب الجنائز، رقم: 41664
احمد بن حنبل ج: 3، ص: 5163
بیہقی، السنن الکبریٰ: ج: 3، ص: 75، رقم: 64825
ابن حبان، الصحیح، ج: 15، ص: 446، رقم: 81650
نسائی، السنن الکبریٰ، ج: 4، ص: 2261، رقم: 97107
عبدالرزاق، المصنف: ج: 5، ص: 433
حمیدی، المسند، ج: 2، ص: 501، رقم: 111188
عبد بن حمید، المسند، ج: 1، ص: 352، رقم: 121163
ابو یعلی، المسند، ج: 6، ص: 250، رقم: 3548

آپ نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھا کر کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنا شروع فرمایا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور قرآن کا ورق ہو، پھر مسکرائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فهممنا أن نفتتن من الفرح برئوية النبي صلى الله عليه و آله وسلم، فنكص أبوبكر على عقبيه ليصل الصف وظن أن النبي صلى الله عليه و آله وسلم خارج الى الصلوٰة[1]

[1] بخاری الصحیح 1:240، کتاب الجماعۃ والامامۃ، رقم:2468

بیہقی، السنن الکبریٰ 3:75، رقم:34825

عبدالرزاق، المصنف، 5:4433

احمد بن حنبل، المسند، 3:5194

عبد بن حمید، المسند، 1:302، رقم:1163

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم لوگ نماز چھوڑ بیٹھتے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں پر پیچھے پلٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے باہر تشریف لانے والے ہیں۔

ان پر کیف لمحات کی منظر کشی روایت میں یوں کی گئی ہے:

فلما وضح وجه النبي صلى الله عليه و آله وسلم مانظرنا منظرا كان أعجب الينا من وجه النبي صلى الله عليه و آله وسلم حين وضح لنا۔

بخاری، الصحیح، 1:241، کتاب الجماعۃ والامامۃ رقم:2649

مسلم، الصحیح، 1:315، کتاب الصلاۃ، رقم:3419

ابن خزیمہ، الصحیح، 2:372، رقم:41488

ابوعوانہ، المسند، 1:446، رقم:51652

بیہقی، سنن الکبریٰ، 3:74، رقم:64824

احمد بن حنبل، المسند، 3:7211

ابو یعلی، المسند، 25:7، رقم:2439

جب (پردہ ہٹا اور) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور سامنے آیا تو یہ اتنا حسین اور دلکش منظر تھا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔

مسلم شریف میں فھممنا ان نفتتن کی جگہ یہ الفاظ منقول ہیں:

فبهتنا و نحن فی الصلوة من فرح بخروج النبی صلی الله علیه و آله وسلم

۱ مسلم، الصحیح، 315:1، کتاب الصلوۃ، رقم:419

ہم دوران نماز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باہر تشریف لانے کی خوشی میں حیرت زدہ ہو گئے۔ (یعنی نماز کی طرف توجہ نہ رہی)

علامہ اقبال نے حالت نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق زار حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیدارِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منظر کی کیا خوبصورت لفظی تصویر کشی کی ہے:

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

کم وبیش یہی حالت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر صحابی رضی اللہ عنہ کی تھی۔

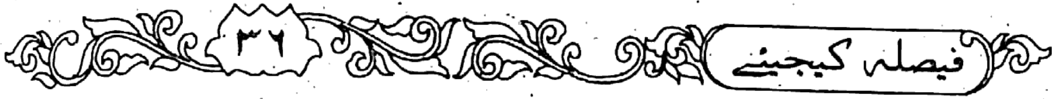
شارحین حدیث نے **فھممنا ان نفتتن من الفرح برئویة النبی صلی الله علیه و آله وسلم** کا معنی اپنے اپنے ذوق کے مطابق کیا ہے۔

1- امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فهممنا أی قصدنا أن نفتتن بأن نخرج من الصلوٰة

(قسطلانی، ارشاد الساری، ج:2، ص:44)

پس قریب تھا یعنی ہم نے ارادہ کر لیا کہ (دیدار کی خاطر) نماز چھوڑ دیں۔



2- لامع الدراری میں ہے:

وکانوا متر صدین الی حجرته، فلما أحسوا برفع الستر التفتوا اليه بوجوههم

(گنگوہی، لامع الدراری علی الجامع البخاری، ج:3،ص:150)

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توجہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ مبارک کی طرف مرکوز تھی، جب انہوں نے پردے کا سرکنا محسوس کیا تو تمام نے اپنے چہرے حجرۂ انور کی طرف کر لئے۔

3- محدث وہابیہ وحیدالزماں حیدرآبادی ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فهممنا أن نفتتن من الفرح برئوية النبی صلی الله عليه و آله وسلم

(وحیدالزمان، ترجمۃ البخاری: ج:1،ص:349)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے ہم کو اتنی خوشی ہوئی کہ ہم خوشی کے مارے نماز توڑنے ہی کو تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ نیچے ڈال دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

فكاد الناس ان يضطر بوافأشار الناس ان اثبتوا

(ترمذی، الشمائل المحمدیہ: ج:1،ص:327، رقم:386)

قریب تھا کہ لوگوں میں اضطراب پیدا ہو جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو۔

شیخ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اضطراب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فقرب الناس أن يتحركوا من كمال فرحهم لظنهم شفاء ٥

صلى الله عليه وآله وسلم حتى أرادوا أن يقطعوا الصلوة لاعتقادهم خروجه صلى الله عليه وآله وسلم ليصلي بهم، وأرادوا أن يخلوا له الطريق الى المحراب وهاج بعضهم في بعض من شدة الفرح بيجوری

(المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ:194)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفایاب ہونے کی خوشی کے خیال سے متحرک ہونے کے قریب تھے حتیٰ کہ انہوں نے نماز توڑنے کا ارادہ کرلیا اور سمجھے کہ شاید ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لئے باہر تشریف لا رہے ہیں، لہٰذا انہوں نے محراب تک کا راستہ خالی کرنے کا ارادہ کیا جبکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشی کی وجہ سے کودنے لگے۔

امام بخاری نے باب الالتفات فی الصلوٰۃ کے تحت اور دیگر محدثین کرام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ والہانہ کیفیت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں بیان کی ہے:

وهم المسلمون أن يفتتنوا في صلوتهم فأشار اليهم : أتموا صلاتكم

(بخاری الصحیح، ج:1، ص:262، کتاب صفۃ الصلاۃ، رقم:2721)

(ابن حبان، الصحیح: ج:14، ص:587، رقم:36620)

(ابن خزیمہ، الصحیح، ج:3، ص:75، رقم:41650)

ابن سعد، الطبقات الکبریٰ: ج:2، ص:5217)

(طبری التاریخ: ج:2، ص:231)

مسلمانوں نے نماز ترک کرنے کا ارادہ کرلیا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز کو پورا کرنے کا حکم دیا۔



تو اے مسلمان بچ ان گستاخوں سے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ اپنا جو کہ الحمد للہ آج اہل سنت و جماعت بریلوی مسلک کا عقیدہ ہے۔

یہ تمام بحث تو صرف ایک عقیدہ کی وضاحت پر تھی لیکن مولانا محمد اویس قادری صاحب کی زیر نظر کتاب بھی ایسے ہی چند عقائد سے پردہ اٹھاتی نظر آتی ہے۔ مولانا نے بڑی عرق ریزی سے اس کو مرتب کیا ہے۔ اللہ مولانا کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور قارئین اہل سنت کو ایمان پر موت عطا فرمائے۔ آمین

سید مبشر رضا قادری
مہتمم جامعہ کنز الایمان



الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی
سید الانبیاء و المرسلین أما بعد!

مسلک حق اہل سنت پر وہابی دیوبندی شروع سے ہی الزام تراشی کرتے آرہے ہیں جن میں ایک بات یہ بھی کہتے ہیں کہ اہلِ سنت حنفی بریلوی نبیوں اور ولیوں کی شان میں اس قدر مبالغہ کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے ملا دیتے ہیں حالانکہ مسلک حق اہل سنت میں ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ نجدی لوگ بھولے بھالے لوگوں کو غلط تاثر دے کر اہل سنت سے بدظن کررہے ہیں۔

نجدیوں نے عوام کو حاضر وناظر نور وبشر وغیرہ کے مسائل میں الجھا رکھا ہے تاکہ ان کے اصل کرتوتوں پر پردہ پڑا رہے۔ حالانکہ اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ ہمارا وہابیوں دیوبندیوں سے اصل اختلاف ان کی کتابوں میں موجود گستاخانہ عبارات کی وجہ سے ہے جن میں وہابیہ دیوبندیہ نے اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ اور اولیاء کرام وغیرہ کی شان میں نازیبا کلمات بکے ہیں۔

راقم نے اس مختصر سی تحریر میں یہ ثابت کیا ہے کہ جو الزام اہل سنت حنفی بریلوی مسلک کو دیا جاتا ہے کہ یہ انبیاء اولیاء کی شان اس قدر بڑھا کر بیان کرتے ہیں ان کو اللہ سے ملا دیتے ہیں، اس جرم کو خود وہابیہ نے جگہ جگہ اپنی کتابوں میں اپنے مولویوں کے لیے کیا ہے۔ فقیر نے نجدیوں کی کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ لوگ اپنے مولویوں کی شان اس قدر بیان کرتے ہیں کہ بعض دفعہ شانِ رسالت سے بڑھا دیتے ہیں یہاں تک کہ اللہ سے بھی بڑھا دیتے ہیں۔

اور وہابی جن چیزوں کا اختیار نبیوں ولیوں میں نہیں مانتے۔ بالکل انہی چیزوں کا اختیار اپنے مولویوں میں مانتے ہیں اور جن چیزوں کو انبیاء اولیاء کے حق میں شرک و کفر کہتے ہیں۔ بالکل وہی چیزیں اپنے مولویوں کی بابت جائز ٹھہراتے ہیں۔

اس مختصر سی تحریر میں میری مسلمانوں سے یہی فریاد ہے کہ خدارا اپنے بیگانے اور اچھے برے کی پہچان کیجئے۔ آپ خود سوچیں کہ وہابی دھرم کے مطابق اگر ایک چیز انبیاء اولیاء کے حق میں ماننا شرک ہے تو پھر وہی چیز ان کے مولویوں کے بارے میں بھی شرک و کفر ہونی چاہئے تھی لیکن ایسا نہیں یہ بات ہمیں سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ آخر ایسی کون سی بات ہے جس کی وجہ سے وہابی حضرات نے اپنے مولویوں کو اس قدر بڑھایا کہ حدیں ہی توڑ دیں۔

اس کتاب میں پہلے وہابی حضرات کی ان کتابوں کے حوالے نقل کئے ہیں جن میں انہوں نے نبیوں ولیوں کے حق میں علم غیب، تصرف نور وغیرہ کی اشد نفی کی ہے اور پھر ان کتابوں کی عبارات من وعن نقل کی ہیں جن میں یہی چیزیں مثلاً علم غیب، تصرف وتصرف وغیرہ اپنے گھریلو مولویوں کے حق میں تسلیم کرتے ہیں اور شرک نہیں سمجھتے۔

خدارا! ایک مسلمان بھائی کی اس فریاد کو بڑھ کر ضمیر کی عدالت میں فیصلہ کریں کہ کیا ایسا عقیدہ رکھنے والے لوگ حق پر ہو سکتے ہیں؟؟؟؟

اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ پوچھیں اپنے ضمیر کی عدالت سے کہ حق پر کون؟؟

صداقت پر کبھی باطل کا جادو چل نہیں سکتا
فریب کفر کے سانچے میں ایمان ڈھل نہیں سکتا

ابنِ الیاس محمد اویس رضا رضوی

وہابیت کا مختصر تعارف

موجودہ دور کے نام نہاد اہل حدیث اصل میں وہابی ہیں اور عوام کو غلط تاثر دے کر اپنے آپ کو اہل حدیث کہلوانا شروع کر دیا ہے اور یہ نام ''وہابی'' اللہ عزوجل کے صفاتی نام ''الوہاب'' کی نسبت سے نہیں بولا جاتا بلکہ وہابیوں کے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی نسبت سے بولا جاتا ہے۔ ہندوستان میں موجودہ دور کے نام نہاد اہل حدیث وہابی نام سے مشہور ہوئے۔ بعد میں یہ لوگ لفظ وہابی کو غلط سمجھنے لگے اور حکومت برطانیہ سے اپنا نام بدلوا کر وہابی سے اہل حدیث رکھوالیا۔ اس حقیقت کا انکشاف وہابی علماء نے اس طرح کیا ہے۔

نام نہاد اہل حدیث اصل میں وہابی ہیں

(1) وہابیہ کے سردار ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ

''اس (محمد بن عبدالوہاب نجدی) کے اتباع اور فوجیوں کو لوگ وہابی کہتے تھے۔''

(فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 ص 412 مکتبہ اصحاب الحدیث' لاہور)

(2) ثناء اللہ امرتسری نے مزید لکھا کہ

''وہابی وہی گروہ ہے جو علامہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا پیرو۔''

(فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 ص 413 مکتبہ اصحاب الحدیث' لاہور)

(3) دیوبندی وہابیوں کے رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ

''محمد بن عبدالوہاب (نجدی) کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔''

(فتاویٰ رشیدیہ ص322) طبع اکوڑہ خٹک نوشہرہ

(4) وہابیوں کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں کہ

''مولانا اسماعیل شہید تھوڑے دنوں بیشتر سارے ہندوستان میں توحید خالص تابع سنت کا بیج بو چکے تھے اور اس کے صلہ میں وہ اور ان کی جماعت وہابی خطاب پا چکے تھے۔''

(فتاویٰ نذیریہ ص 31 طبع دہلی)

(5) وہابیوں کے احسن اللہ ڈیانوی نے بھی وہابی ہونے کا اعتراف کیا ہے۔

(احناف کی تاریخی غلطیاں ص146 مطبوعہ کراچی)

(6) وہابیہ کے شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں کہ

''سرسید 1895ء کے ایک خط میں یعنی اپنی وفات سے تین سال پہلے لکھتے ہیں۔

''میں نے وہابیوں کی تین قسمیں قرار دی ہیں:

(1) وہابی

(2) وہابی کریلا (3) تیسرے وہابی کریلا اور نیم چڑھا۔ میں اپنے تئیں (اپنے آپ کو) تیسری قسم (یعنی وہابی کریلا نیم چڑھا) قرار دیتا ہوں۔''

(موجِ کوثر ص69 ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور)

(7) وہابیہ کے علی محمد صمصام لکھتے ہیں کہ

''لوگ ہمیں وہابی کہیں یا نجدی ہم سب کچھ قبول کرتے ہیں۔''

(گلشن صمصام ص162 ناشر ملک سنز فیصل آباد)

یہ فرقہ وہابی سے اہل حدیث کیسے بنا؟

(1) وہابیوں کے شیخ الاسلام ابراہیم میر سیالکوٹی کے شاگرد عبدالمجید خادم سوہدروی لکھتے ہیں کہ

''مولوی محمد حسین بٹالوی نے ''اشاعۃ السنہ'' کے ذریعے اہل حدیث کی بہت خدمت کی ہے۔ لفظ ''وہابی'' آپ (بٹالوی) ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔'' (سیرت ثنائی ص452 نعمانی کتب خانہ لاہور)

(2) وہابیہ کے ادریس فاروقی لکھتے ہیں کہ

''اور یہ آپ (یعنی محمد حسین بٹالوی) کا سب سے بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے گورنمنٹ انگلشیہ کے کاغذوں سے ''وہابی'' نام خارج کروایا اور اس کی جگہ ''اہل حدیث'' وصفی نام لکھوایا''۔

(استاد پنجاب ص44 مطبوعہ سوہدرہ گوجرانوالہ)

(3) وہابیہ کے عبدالمجید نے مزید لکھا کہ

''آپ (محمد حسین بٹالوی) نے کوشش کر کے ''وہابی'' لقب گورنمنٹ انگلشیہ کے کاغذوں سے خارج کروا دیا تھا۔''

(استاد پنجاب ص166 طبع گوجرانوالہ)

(4) وہابیہ کے ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ

''عام اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اہل حدیث کو سرکاری دفتروں میں وہابی لکھنے کی ممانعت ہے۔ ملاحظہ ہو چھٹی گورنر ہند بنام گورنمنٹ پنجاب مورخہ 3 دسمبر 1889، نمبر 1758''۔

(اہل حدیث کا مذہب ص100 دارالکتب السلفیہ لاہور)



(5) وہابیہ کے احسن اللہ ڈیانوی لکھتے ہیں کہ

''مولانا محمد حسین بٹالوی اہل حدیث تھے بلکہ اہلحدیث گر تھے (یعنی وہابی سے اہل حدیث بنانے والے)''۔

(احناف کی تاریخی غلطیاں ص 104 مطبوعہ کراچی)

(6) آخر انگریزوں نے محمد حسین بٹالوی کی بات کیوں مان لی اس کا جواب بھی وہابیہ کے شیخ الحدیث اسماعیل سلفی سے سنیے وہ لکھتے ہیں کہ

''مولانا محمد حسین بٹالوی انگریز کے معاون تھے'' (ملخصاً)

(فتاویٰ سلفیہ ص 166 ،طبع لاہور)



فرقہ بندی کون پھیلا رہا ہے؟

(1) وہابیوں کے شیخ الاسلام ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ
''فرقہ بندی ہمارا اپنا (وہابیوں کا) عمل ہے۔''
(خلافت راشدہ ص 10 مسلم پبلی کیشنز گوجرانوالہ)

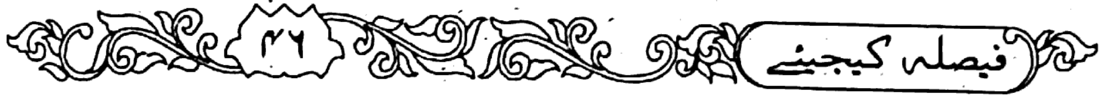
(2) وہابیوں کے اسماعیل سلفی لکھتے ہیں کہ
''ہم (وہابی) لوگ خود ایک فرقہ بن رہے ہیں۔''
(فتویٰ سلفیہ ص 74 مطبوعہ لاہور)

(3) وہابیہ کے مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں کہ
''مولوی اسماعیل (دہلوی) جو ہندوستان میں فرقہ موحدیہ کا بانی ہے۔''
(حیات طیبہ ص 99 بحوالہ اختلاف ختم......)

(4) وہابیوں کے اسماعیل سلفی لکھتے ہیں کہ
''اہل حدیثوں کی ایک قسم غیر مسلم بھی ہے۔'' (ملخصاً)
(تحریک آزادیٔ فکر 195 مکتبہ نذیریہ قصور)

(5) وہابیوں کے عبدالمجید سوہدروی لکھتے ہیں کہ
''ہم (وہابی فرقہ) صرف نام کے مسلمان ہیں۔''
(سیرت ثنائی ص 27 نعمانی کتب خانہ لاہور)

(6) وہابیہ کے ارشاد الحق اثری لکھتے ہیں کہ
''(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے) وقت تک وہابیت وغیرہ کے تلقب تو



پیدا نہیں ہوئے تھے۔ نہ کوئی خاص جماعت اس (وہابی) مسلک کی ملک میں موجود تھی۔"

(خدماتِ حدیث ص 26 مطبوعہ فیصل آباد)

(7) وہابیہ کے اسماعیل سلفی لکھتے ہیں کہ

"بعض غلط اخلاق اقدار پیدا ہوتی ہیں۔ وہ ہمارے (وہابیوں کے) مدارس میں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ (وہابیوں میں) کم علمی کی وجہ سے تعصب بڑھ رہا ہے۔ بسا اوقات (مدارس وہابیہ میں) معمولی اختلافات پر اتنا زور دیا جاتا ہے۔ جیسے کفر و اسلام میں تفاوت ہونا چاہیے۔"

(فتویٰ سلفیہ ص 168، طبع لاہور)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فتنہ پھیلانے کی ذمہ داری کھلے الفاظ میں علمائے وہابیہ نے تسلیم کی۔



اصل اہلحدیث سے مراد کون ہیں؟

(1) وہابیوں کے مولوی محمد اسماعیل سلفی لکھتے ہیں کہ

''اہل حدیث اور اہل قرآن سے ہماری مراد وہ لوگ نہیں جو صرف حدیث کے سماع یا روایت یا کتابت تک محدود ہوں بلکہ مراد وہ لوگ ہیں جو حدیث کے حافظ اس کے مفہوم کو ظاہری اور باطنی طور پر پوری طرح سمجھتے ہوں (یعنی محدثین) اور پوری طرح اس کا اتباع بھی کرتے ہوں یعنی ان میں بصیرت اور تفقہ بدرجہ اتم موجود ہو''۔

(تحریک آزادی فکر ص 231 مکتبہ نذیریہ قصور)

(2) مولوی اسماعیل سلفی نے مزید لکھا کہ

''امام شافعی کے شاگردوں کا لقب اہل حدیث ہوا''۔

(ایضاً ص 225)

وہابیہ کے قاضی محمد سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں۔

(3) ''اصحاب الحدیث یعنی اہل حدیث کا لقب متبعین پر امام شافعی ہی کے عہد میں اشاعت پذیر ہوا۔''

(تاریخ المشاہیر ص 28 مسلمان کمپنی سوہدرہ)

(4) وہابیوں کے مجدد مولوی نواب صدیق نے کام ہی ختم کر دیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ اہل حدیث ''محدثین'' کو کہتے ہیں۔

(الحطہ ص 14,132,137,138)



ان حوالہ جات سے واضح ہوا کہ اہل حدیث محدثین کو کہتے ہیں اور وہابیوں نے اہل حدیث کا نام انگریزوں سے منت وسماجت کر کے رکھوایا۔ اب تو معاملہ اتنا طول پکڑ چکا ہے کہ اگر کسی ریڑھی والے غیر مقلد سے بھی پوچھیں کہ کون ہو؟ تو ریڑھی لگانے والا بھی اپنے آپ کو اہل حدیث کہتا ہے۔



انتشار وفتنہ کون پھیلا رہا ہے؟

وہابیوں کے عطاء اللہ حنیف بھیوجیانوی نقل کرتے ہیں کہ

''مولانا اسماعیل دہلوی نے تقویت الایمان لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے تقویت الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں اس میں بعض جگہ تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرکِ خفی تھے جلی لکھ دیا گیا۔ ان وجوہ سے اندیشہ ہے کہ اس (کتاب) کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔ اس وقت میرا حج کا ارادہ ہے اس لئے میں اس کام سے معذور ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا کوئی بھی اس بار (وزن) کو اٹھائے گا نہیں۔ اس لئے میں نے یہ کتاب لکھ دی ہے اس سے شورش ہو گی مگر توقع ہے کہ (لوگ) لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔''

(اکمل البیان ص 14، ارواح ثلاثہ ص مطبوعہ لاہور)

محدثِ وہابیہ کی گواہی

وہابیہ کے محدث [1] وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا کہ

---

[1] مولوی وحید الزمان حیدر آبادی کو وہابی اپنا محدث مانتے ہیں' مولوی وحید الزمان حیدر آبادی وہابیوں کے اکابرین میں سے ہے

حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحات پر)

شدد بعض اخواننا من المتأخرين في امر الشرك ضيق دائرة السلام و جعل الامور المكروه و المحرمة شركا فان كان غرضه من هذا الشرك العملي اعنى الشرك الاصغر او سدالذرائع فالله يغفرله و يعفوعنه والا فهوغال مشدد في الدين و قال الله لا تغلوا في دينكم و تشديد في الدين سيما الخوارج المقارقين و الناكثين ۔

1۔ وہابیہ کے مولوی بدیع الزمان راشدی اپنے مولوی وحید الزمان حیدر آبادی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''نواب عالی، جناب عالم باعمل، فقیہ وقت، محب السنۃ، وحید الزمان بن مسیح الزمان''

(ہدایۃ المسفید ص 95 طبع لاہور)

اگر وحید الزمان حیدر آبادی اکابرین وہابیہ میں سے نہیں تو اس کو اتنے القابات اور محب السنۃ لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟؟

2- مولوی ارشاد الحق اثری وہابی نے مولوی وحید الزمان کو اپنے اکابرین میں شمار کرتے ہوئے ان کی خدمات کو بیان کیا۔

(ملاحظہ ہو علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث ص 84,82,80 مطبوعہ فیصل آباد)

3- وہابیہ کے محقق مولوی داؤد ارشد لکھتے ہیں کہ

''بلاشبہ علامہ وحید الزمان ایک فاضل شخص تھے۔ قرآن کریم اور صحاح خمسہ کا ترجمہ کرکے انہوں نے بہترین خدمت سرانجام دی...... ان کے تراجم مستند ہیں۔''

(تحفہ حنفیہ ص 390-389)

4- وہابیہ کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی فرماتے ہیں کہ

''میں اپنی تمام مرویات حدیثہ کی یعنی صحاح ستہ وغیرہ کی روایت کی اجازت مولوی وحید الزمان کو دیتا ہوں جو بڑے زیرک نہایت روشن دماغ اور صائب الرائے آدمی ہیں۔''

(چالیس علمائے اہل حدیث ص 105,106)

5- وہابیہ کے مولوی یحییٰ گوندلوی کی مصدقہ عبادت مولوی عبدالرشید عراقی لکھتے ہیں کہ

''حضرت میاں صاحب دہلوی کے تلامذہ میں جن علمائے اہل حدیث نے اشاعت اسلام خدمت

"ہمارے بعض متاخرین بھائیوں[۱] نے شرک کے معاملہ میں بہت تشدد کیا ہے اور اسلام کے دائرے کو بہت تنگ کر دیا ہے۔ مکروہ اور حرام امور کو بھی شرک قرار دیا ہے اگر ان کی شدت سے ان کا شرک اصغر یا ان کاموں کا سد باب مقصد ہے تو اللہ ان کو معاف کرے ورنہ وہ دین میں سخت غلو

حدیث اور شرک و بدعت کی تردید میں گراں قدر علمی خدمات انجام دیں ان میں عظیم محدث مولانا وحید الزماں حیدر آبادی...... قابل ذکر ہیں۔"

(عقیدۂ اہل حدیث، طبع گوجرانوالہ)

6- وہابیوں کے مولوی اعظم گڈھی نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ مولوی وحید الزمان کی خدمت کو سراہا اور اپنا محدث تسلیم کیا۔

(ملاحظہ ہو سیرتِ بخاری 356,205 طبع ملتان)

7- وہابیہ کے مولوی اسماعیل سلفی کے شاگرد مولوی خواجہ قاسم نے وحید الزمان حیدر آبادی کو غیر مقلد مانتے ہوئے دعائیہ جملے کہے۔ (ملاحظہ ہو مقالاتِ خواجہ قاسم ص 100 طبع گوجرانوالہ)

8- وہابیہ کے محقق مولوی محمد اسحاق بھٹی مولوی وحید الزمان کو علمائے وہابیہ میں شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"(مولوی وحید الزمان حیدر آبادی کو) قرآن، حدیث، فقہ، اصول وغیرہ تمام علوم پر عبور حاصل تھا۔ 34 سال ریاست حیدر آباد میں ملازمت کی...... کثیر المطالعہ اور وسیع المعلومات عالم تھے۔ ذہین نہایت رسا تھے اور حافظہ مضبوط پایا تھا......

(برصغیر میں اہل حدیث کی اولیات ص 67)

9- وہابیہ کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے مولوی وحید الزمان حیدر آبادی کو مولوی نذیر حسین دہلوی کے شاگردوں میں شمار کیا اور اکابر وہابیہ میں شمار کیا۔ (تاریخ اہلحدیث ص 300)

10- وہابیہ کے مولوی نذیر حسین دہلوی نے بھی وحید الزمان کی تعریف وفضائل بیان کئے۔

(معیار الحق ص 425)

انہی حوالہ جات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

[۱] وحید الزمان حیدر آبادی اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ ان سے مراد مولوی اسماعیل دہلوی اور محمد بن عبد الوہاب نجدی ہیں۔ (حاشیہ ہدیۃ المہدی جلد 1 ص 26، مطبوعہ دہلی)



کرنے والے اور دین میں تشدد کرنے والے تھے اور اللہ کا فرمان ہے کہ دین میں غلو مت کرو۔ دین میں تشدد ان خارجیوں کی نشانی ہے وہ دین سے خارج اور عہد شکن ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مسلمانوں پر مظالم

(1) وہابیوں کے مولوی محمد اسماعیل سلفی اپنے فتاویٰ سلفیہ کے صفحہ نمبر 156 پر لکھتے ہیں: ''مولانا حسین احمد پر اللہ کی رحمت ہو اور وہابیہ کے مناظر اعظم مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنے فتاویٰ ثنائیہ 12 ص 16 میں لکھتے ہیں کہ ''مولانا حسین احمد پر سلام ہو۔'' وہابیہ کے مولوی محمد اسماعیل سلفی کی مصدقہ کتاب تعلیماتِ مجددیہ کے نمبر 499 پر مولوی حسن علی جامعی وہابی نے لکھا کہ یا الٰہی اس بزرگ حسین احمد کی قربانیوں اور خدمتوں کو قبول کر۔ ان کی لغزشوں کو معاف کر اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔

(2) وہابیوں کے یہی ممدوح مولوی حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ ''محمد بن عبدالوہاب (نجدی) کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانانِ دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔''

(شہاب الثاقب ص 43 مطبوعہ دیوبند بھارت)

وہابی حضور ﷺ کو اپنے برابر جانتے ہیں

(3) دیوبندی وہابی مولوی حسین احمد ٹانڈوی مزید لکھتے ہیں کہ ''وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذاتِ سرورِ کائنات ﷺ خیال کرتے ہیں اور (حضور علیہ السلام کو) نہایت تھوڑی۔



فضیلت زمانۂ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوتِ قلبی وضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لا رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک ﷺ سے بعد وفات ہے۔

(الشہاب الثاقب ص 47 مطبوعہ دیوبند بھارت)

وہابیوں کی لاٹھی حضور ﷺ کی ذات سے زیادہ نفع دینے والی ہے

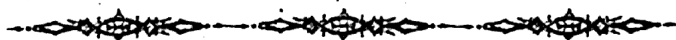
(4) ٹانڈوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

''ان (وہابیوں) کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کہ ہمارے (وہابیوں کے) ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(الشہاب الثاقب ص 47 'مطبوعہ دیوبند)

وہابی دھرم

مولوی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
ملاں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
امریکہ کے دن رات ٹکڑے یہ کھائیں
مردہ دلوں سے کروائیں دعائیں
نہ توحید میں خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے۔



علمائے وہابیہ کے نزدیک کرامات وکشف کی حقیقت

(1) وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''معلوم ہوا کہ یہ سب جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں کوئی کشف کا دعویٰ کرتا ہے...... یہ سب جھوٹے اور دغاباز ہیں۔ ان کے جال میں ہرگز نہیں پھنسنا چاہیے۔''

(تقویۃ الایمان ص 43' دارالکتب السلفیہ' لاہور)

(2) کرامت میں غیب کی خبر اور کشف میں غیب کی اطلاع کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

وہابیہ کے ڈاکٹر شفیق الرحمٰن لکھتے ہیں کہ

''کرامت میں غیب کی خبر نہیں ہوسکتی۔'' کشف کے ذریعے غیب کی اطلاع کا دعویٰ جھوٹا ہے۔''

(تجدید ایمان ص 96)

(3) کشف کے ذریعے غیب کی بات کا دعویٰ کرنے والا بھی جھوٹا ہے۔

وہابیہ کے مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

جو شخص غیب کی بات بتانے کا دعویٰ کرتا ہے اس نے شرک کی بات کی...... کشف واستخارہ کا دعویٰ کرنے والے سب اس میں داخل ہیں۔

(تقویۃ الایمان ص 87' دارالکتب السلفیہ' لاہور)

مذکورہ حوالہ جات سے واضح ہوا کہ وہابیوں کے نزدیک کشف وکرامات کے ذریعے بھی ہرگز غیب کی خبر نہیں دی جاسکتی اور جو کشف وکرامت کے ذریعے غیب کی

خبر دے وہ وہابی اصولوں کے مطابق جھوٹا اور دغا باز ہے اور اس کے جال میں نہیں پھنسنا چاہیئے۔

اب آگے وہابی مولویوں کی جتنی بھی کرامات نقل کی جائیں گی وہ سب جھوٹی اور گھر بیٹھ کر گھڑی ہوئی ہیں کیونکہ وہابی اصول کے مطابق کشف وکرامت کے ذریعے غیب کی خبر نہیں دی جا سکتی تو اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ علمائے وہابیہ کی جو کرامات ان کی کتابوں میں درج ہیں وہ سب کی سب خودساختہ ہیں کیونکہ ان میں کشف و کرامات کے ذریعے غیب کی خبریں دی گئی ہیں جو کہ اصول وہابیہ کے سراسر خلاف ہے۔

(4) وہابیہ کے شیخ عبدالرحمٰن بن حسن لکھتے ہیں کہ

کتاب وسنت میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ ہر ایک انسان کے ساتھ کوئی نہ کوئی شیطان ضرور رہتا ہے۔ بعض اوقات خبیث النفس انسان کی خواہش پر اس کا شیطان کسی دوسرے انسان کے شیطان سے اس کے گھریلو نجی اور خصوصی حالات معلوم کر کے اپنے خبیث النفس انسان کو بتا دیتا ہے اور اس کے بتانے سے یہ شخص سادہ لوح جاہل عوام کو جب بتاتے ہیں تو جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شخص بڑا متقی پرہیز گار اور صاحب کشف کرامت ولی ہے حالانکہ یہ شخص بڑا دھوکے باز ہے۔ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے میں بھی پیش پیش ہے ایسے شعبدہ باز بہت سی عوام کو پھسلا چکے ہیں۔ اس لئے ہر شخص کو ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے''۔

(ہدایۃ المستفید ص 916،917، طبع لاہور)

ہم آہ بھی کریں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

آیئے اب وہ حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں جس میں وہابیہ کے محدثین و اکابرین نے اپنے مولویوں کو خدا اور نبی سے بلند درجہ صفات پر مانا ہے۔

اللہ کو کسی بندے کے پیدا ہونے کے بعد اس کے پیدا ہونے کا علم ہوتا ہے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے محدث مولوی وحید الزمان حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ

"انه اذا ولد زید فیعلم انه ولد ثم اذا مات فیعلم انه مات"

"اللہ کی شان یہ ہے کہ جب زید پیدا ہوتا ہے تو وہ جان لیتا ہے کہ زید پیدا ہو گیا اور جب زید مرتا ہے تو وہ (اللہ) جان لیتا ہے کہ وہ (زید) مر گیا۔"

(ہدیۃ المہدی ص 8 مطبوعہ دہلی)

وہابیوں کے مولوی اسماعیل سلفی اپنے فتاویٰ سلفیہ کے صفحہ نمبر 156 پر لکھتے ہیں۔ مولوی حسین علی پر اللہ کی رحمت ہو۔ اب وہابیوں کے یہی ممدوح مولوی حسین علی دیوبندی نے لکھا ہے کہ

"اور انسان خود مختار ہے۔ اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا۔"

(بلغۃ الحیران ص 156 مکتبہ اخوت لاہور)

وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل[1] دہلوی نے لکھا کہ

"سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا (اللہ کے) اپنے اختیار میں ہے

---

[1] اسماعیل دہلوی کون ہے؟ وہابیوں کے مناظر مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا کہ "شاہ اسماعیل شہید پکے اہلحدیث تھے"

(فتویٰ ثنائیہ جلد 1 ص 384، مکتبہ اصحاب الحدیث لاہور)

جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔"

(تقویۃ الایمان ص22، مطبوعہ دہلی)

یعنی اللہ تعالیٰ کو ہر وقت غیب کا علم نہیں ہوتا، اسے جب ضرورت پڑتی ہے تو وہ دریافت کر لیتا ہے۔ (معاذ اللہ)

وہابی مولوی کو پہلے ہی علم ہو گیا کہ لڑکا پیدا ہو گا

وہابیوں کے شیخ الاسلام مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے شاگرد مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی نے لکھا کہ

"جب آپ (قاضی سلمان منصور پوری وہابی) حج کو جا رہے تھے تو فرمایا کہ عبدالعزیز کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا یعنی اپنا پوتا اس کا نام معزّ الدین رکھنا۔"

(کرامات اہل حدیث ص 25 مکتبہ دین و دنیا فیصل آباد)

کل تک تو وہابی کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرتے تھے لیکن اب وہابیہ خدا کے قدیمی، دائمی، ابدی علم کا بھی انکار کر دیا اور اپنے مولوی کو اللہ و رسول سے بڑھا دیا ہے۔



اللہ جھوٹ بول سکتا ہے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

"پس ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال بالذات ہو ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت اللہ کی قدرت سے زیادہ ہے۔"

(یک روزہ ص 17 فارقی کتب خانہ ملتان)' (فتویٰ سلفیہ ص 155) (شمع توحید ص 20)

وہابی مولوی سچ بولنے کا خیال رکھتا اور جھوٹ سے بچتا

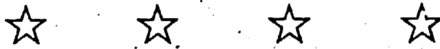
وہابیہ کے مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی اپنے مولوی محمد حسین شیخوپورہ وہابی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"آپ (یعنی محمد حسین شیخوپوری) بھی اکلِ حلال اور صدقِ مقال (یعنی حلال کھانا اور سچ بولنے کا بہت خیال فرماتے ہیں۔"

(کراماتِ اہل حدیث ص 207 مطبوعہ مسلمان کمپنی سوہدرہ)

دوستو! قابل توجہ بات ہے کہ جس مذہب کا عقیدہ ہے کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے تو ہوسکتا ہے اس وہابی شریعت میں جھوٹ بولنا فرض وواجب ہو۔

جس قبیح فعل کی نسبت مولوی کی طرف کرنا پسند نہیں کرتے۔ وہی فعل یعنی جھوٹ بولنے کی نسبت بلادریغ اللہ کی طرف کردی۔



اللہ اپنی مثل پیدا کرسکتا ہے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مولوی عبدالاحد خانپوری اپنے فرقہ کے مناظرِ اعظم مولوی ثناء اللہ کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"رب تعالیٰ اپنی مثل پیدا کرنے پر قادر ہے۔"

(الفیصلۃ الحجازیہ ص 23 بحوالہ وہابی مذہب ص 494)

وہابیوں کے مولوی کے بعد اس کی مثل کوئی نہیں ہے

وہابیوں کے مولوی حبیب اللہ نشر دیوریہ اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ



"اے ثناءاللہ تیرے بعد اب (تیری مثل) کوئی نہیں۔"

(سیرت ثنائی ص 491 نعمانی کتب خانہ لاہور)

مولوی فضل الرحمٰن وہابی نے مزید لکھا کہ

"نظیر اس (ثناءاللہ) کی نظر آتی نہیں اقوامِ عالم میں"۔

(رسائل ثنائیہ ص 159 مطبوعہ لاہور)



امام الانبیاء ﷺ کا نماز میں خیال لانا بیل گدھے کے خیال سے زیادہ برا ہے (معاذاللہ)

وہابیوں کے مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

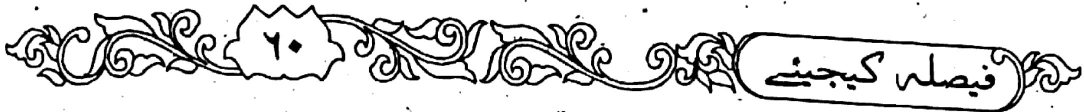
"زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں خواہ رسالت مآب ﷺ ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔"

(صراطِ مستقیم ص 169 مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور)

وہابی مولوی کا نماز میں خیال لانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی اپنے مولوی قاضی سلیمان منصوری پوری وہابی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"مولوی محمد احمد کہتے ہیں کہ تین چار یوم کے بعد پھر ایک دفعہ نماز میں شامل ہوا تو ایسا ہی اتفاق ہوا اور میں جی میں (عین نماز کی حالت) میں یہ سوچنے لگا کہ نماز چھوڑ دوں یا نہ؟ تو قاضی جی نے قرأت ختم کر دی اور اختصار سے کام لیا۔ قریباً آٹھ مرتبہ (عین نماز کی حالت میں) میں نے

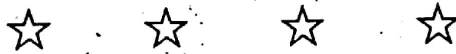


آزمایا حالانکہ میں جماعت کے ساتھ میں شریک ہوتا تھا۔ قاضی جی کو میری آمد کا کوئی علم نہ ہوتا تھا۔ اس سے میں نے یقین کر لیا کہ آپ صاحب کشف ہیں۔"

(کراماتِ اہل حدیث ص 24، مکتبہ دین ودنیا، فیصل آباد)

قارئین آپ نے ملاحظہ کیا کہ وہابی لوگ حضور علیہ السلام کے مبارک خیال کو نماز میں بیل گدھے کے خیال سے برا بلکہ زیادہ برا جانتے ہیں اور خود اپنے مولوی کے متعلق یہ عین حالت نماز میں بھی پتہ چل جاتا کہ پیچھے کوئی مریض ہے جو صف میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے اور پھر یہ ایک دو مرتبہ کا واقعہ نہیں بلکہ مسلسل تقریباً آٹھ مرتبہ مولوی قاضی محمد سلیمان منصور پوری وہابی کو نماز میں آزمایا۔

مولوی سلیمان منصور پوری عین نماز میں یہی دیکھتا رہتا سوچتا رہتا کہ کون پیچھے آیا ہے اور کون گیا۔ وہابیوں کی مولوی کے خیال سے بھرپور نماز سے کچھ خدشہ نہیں اور اگر سنی کی نماز میں خیال مصطفیٰ آئے تو شرک کی طرف جانے کا فتویٰ؟؟؟



اللہ چاہے تو کروڑوں محمد ﷺ پیدا کر ڈالے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مجدد مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

"اس شہنشاہ عزوجل کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔" (تقویۃ الایمان ص 35 مطبوعہ دہلی)

وہابی مولوی جیسا دوسرا کوئی نہیں تھا

وہابیوں کے مولوی ابو بشیر محمد حبیب اللہ نشر دیوریہ نے مولوی ثناء اللہ امرتسری

کے متعلق لکھا کہ

''اے گلزار وحدت تیرا ثانی کون تھا؟''۔(سیرت ثنائی ص 419 'نعمانی کتب خانہ لاہور)

غور کیجئے کہ مولوی کہہ رہا ہے کہ امرتسری وہابی کا ثانی کوئی نہیں تھا۔

☆ ☆ ☆ ☆

کسی نبی یا ولی کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب چاہیں غیب کی بات معلوم کرلیں



وہابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

''کسی نبی ولی کو، جن وفرشتے کو، پیروشہید کو، امام وامام زادہ کو، ...... اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں۔''(تقویۃ الایمان ص 40 'دارالکتب السلفیہ)

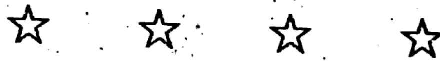
وہابی مولوی غلام رسول قلعوی غیب کی بات معلوم کر لیتا ہے

وہابیوں کے مولوی عبدالمجید نے لکھا کہ

''فضل الدین نمبردار ساکن مان ضلع گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک ساہوکار سے بارہ روپیہ قرض لیا تھا اور وہ مجھے بہت تنگ کر رہا تھا چنانچہ ایک بار تو اس نے مجھے نوٹس دے دیا اور قریب تھا کہ دعویٰ کر کے مجھے ذلیل کرتا۔ میں نے مولانا (غلام رسول وہابی) کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی غربت وناداری کا ذکر کیا اور دعا کی فرمائش کی۔ آپ نے فرمایا گھبرا نہیں چار آدمی ساتھ لے کر اس سے حساب کرو صرف بائیس روپے نکلیں گے وہ ادا کر دینا۔ فضل الدین حیران ہوا کہ میں نے ابھی تک اسے دیا لیا تو کچھ نہیں ہے بھلا بائیس روپے کیونکر نکلیں گے آپ نے

فرمایا جاؤ تو بائیس روپے سے زیادہ نہیں نکلیں گے۔ وہ چند دوستوں کو ساتھ لے کر گیا اور ساہوکار سے کہا بہی کھاتہ لاؤ اور میرا حساب صاف کرو۔ ساہوکار نے بہی نکالی اور دیکھا اس کے حساب میں کہیں لکھا ہے فلاں تاریخ کو اتنی گندم لی اتنا تمبا کو وصول ہوا اتنی کپاس آئی علی القیاس سارا حساب جو لگایا تو بقایا صرف بائیس روپے نکلے۔ ساہوکار بھی حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے اور فضل الدین بھی حیران تھا مگر بہی کھاتے کے مطابق بائیس روپے دے کر حساب صاف کر دیا گیا۔“

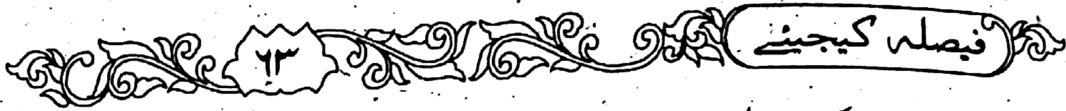
(کراماتِ اہلحدیث ص 15، مکتبہ دین ودنیا، فیصل آباد)



جو شخص یا رسول اللہ اور یا علی کہے اسے قتل کرنا اور اس کا مال لوٹنا جائز ہے

وہابیوں کے مولوی سلیمان بن سحمان نجدی نے لکھا کہ

”جو کوئی یا رسول اللہ یا ابن عباس یا، یا عبد القادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق (حضرت علی) کو پکارے اس کی دہائی دے۔ اس پکارنے والے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد طلب کرنا شرک ہے اور جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئے گی گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنی ان کا فعل بہ ہر حال میں شرک ہے۔ ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز



ہے اور ان کے اموال لوٹنا مباح (جائز) ہے۔"

(تحفہ وہابیہ ص 59 مطبوعہ امرتسر ہند)

وہابیوں کے مولوی کو اس کے مرنے کے بعد یا ثناء اللہ کہہ کے پکارنا جائز ہے

وہابیوں کے مولوی ابو بشیر محمد حبیب اللہ نشر دیوریہ اپنے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ

اے ثناء اللہ   اے شیر خدا   لم یزل

مزید لکھا

اے زعیم قوم و خیر امت خیر الامم

آگے لکھا

اے مسافر تیز رفتاری تجھے اچھی نہ تھی
چھوڑ دینی تجھے جائے سرداری اچھی نہ تھی

پھر لکھا

اے مناظر ہائے تو باغِ جناں سے کیا گیا!

(سیرتِ ثنائی ص 498,492,489 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

مذکورہ اشعار میں وہابیوں نے اپنے مولوی ثنا اللہ امرتسری کو اس کے مرنے کے بعد حرفِ ندا سے پکارا ہے اور معمولی سی عربی گرائمر جاننے والا بچہ بھی جانتا ہے کہ مذکورہ اشعار کو اگر عربی میں لکھا جائے تو یہ الفاظ ہوں گے۔ یا ثناء اللہ یا اسد اللہ وغیرہ......
وہابی دھرم میں حضور علیہ السلام کو حرفِ ندا سے پکارنا شرک اور مولوی کو پکارنا جائز۔
مسلمانوں یہ ہے وہابیوں کا عشق رسول ﷺ۔



حضور ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی اسماعیل دہلوی حضور علیہ السلام پر بہتان باندھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔

(تقویۃ الایمان ص100 دار الکتب السلفیۃ)

چیلنج

وہابیوں کا مولوی امرتسری زندہ ہے

وہابیوں کے مولوی شمس محمدی نے لکھا کہ:

''مولانا ثناء اللہ امرتسری زندہ ہیں''۔

(رسائل ثنائیہ ص157 مکتبہ ربانیہ لاہور)

وہابی دھرم کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ مذکورہ تقویۃ الایمانی عبارت کے الفاظ کسی حدیث سے دکھا کر منہ مانگا انعام حاصل کرو۔

وہابیوں نے تو حدیثیں گھڑنے میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔

حضور ﷺ کی مثل و نظیر ممکن ہے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

''حضور علیہ السلام کی مثل اور نظیر ممکن ہے'' (یک روزہ ص144 مطبع فاروقی)

وہابی مولوی کی مثل و نظیر ناممکن ہے

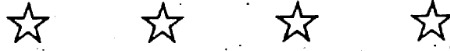
وہابیوں کے مولوی فضل الرحمٰن رہبر پرتاب گڑھی نے اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں لکھا کہ

''نظیر اس کی نظر آتی نہیں اقوام عالم میں''۔ (رسائل ثنائیہ 159 ' مکتبہ ربانیہ لاہور)

مولوی ابو بشیر وہابی نے مزید لکھا کہ

''مولوی ثناء اللہ امرتسری کا ثانی کوئی نہیں تھا۔''

(سیرت ثنائی ص 419 ' نعمانی کتب خانہ لاہور)



حضور ﷺ کو اتنا اختیار بھی نہ تھا کہ کسی کو راہِ راست پر لاسکیں (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی صلاح الدین یوسف نے لکھا کہ ،

''حضور ﷺ کو اتنا اختیار بھی نہ تھا کہ کسی ایک کو راہِ راست (ہدایت کے راستے) پر لا سکتے۔''

(القرآن ترجمہ معانیہ وتفسیر الی لغۃ الاردیہ ص 173)

وہابیوں کا مولوی ہدایت کا نور لوگوں کو راہ راست پر لانے والا

وہابیہ کے مولوی مصطفیٰ خان نے اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں لکھا کہ :

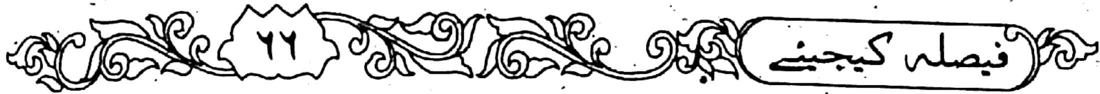
''تنویر ہدایت ہیں مولانا ثناء اللہ''۔ (رسائل ثنائیہ ص 160 ' مکتبہ ربانیہ لاہور)



انبیاء علیہم السلام عام انسانوں ہی کی طرح ہوتے ہیں

وہابیوں کے شیخ عبد الرحمٰن بن حسن لکھتے ہیں کہ

''انبیاء کے لئے دنیا میں مصائب و مشکلات سے گزرنا اس لئے بھی ضروری تھا تا کہ لوگ یہ جان لیں کہ انبیاء علیہم السلام عام انسانوں کی ہی



طرح ہوتے ہیں۔" (فتح المجید ص 606 مطبوعہ لاہور)

وہابیوں کے مولوی فرشتہ صفت انسان ہوتے ہیں

وہابیوں کے مولوی محمد عظیم حاصل پوری نے اپنے استاد مولوی عبدالمنان وہابی کے بارے میں لکھا کہ

"(مولوی عبدالمنان) فرشتہ صفت انسان تھے۔"

(المکرم، اپریل، مئی، جون 2012 ص 46 طبع گوجرانوالہ)

حضور ﷺ حرام مال استعمال فرماتے رہے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی عبداللہ روپڑی نے لکھا کہ

"نبی پاک ﷺ دوسروں کا قرض اتارنے کے لئے حرام مال کو بھی استعمال میں لاتے رہے۔" (ملخصاً)

(بکر ادیوی ص 31 بحوالہ وہابی مذہب ص 572)

وہابیوں کے مولوی نے کبھی حرام مال استعمال نہ کیا

وہابیوں کے مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی نے لکھا کہ

"مولانا غلام رسول قلعوی کا بیان ہے کہ ایک بار کسی امیر نے آپ (یعنی وہابی مولوی عبداللہ غزنوی) کے پاس کچھ میوے بطورِ تحفہ بھیجے تو آپ کو دور ہی سے بدبو آنے لگی۔ بظاہر چونکہ تحفے کا رد کرنا جائز نہ تھا۔ اس لئے آپ نے واپس نہ کئے اور گھر میں گھڑا کھودا کر دفن کر دیئے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ (یعنی مولوی عبداللہ) کو حرام مال میں فوراً تمیز ہو جاتی تھی اور آپ حرام مال سے بچ جایا کرتے تھے۔"

(کراماتِ اہل حدیث ص 28، مکتبہ دین و دنیا، فیصل آباد)

رسول اللہ کو مدد کے لئے پکارنے والے کافر مشرک اور ان کا قتل جائز و مال لوٹنا جائز ہے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی سلیمان بن سحمان نے لکھا کہ

"جو کوئی یارسول اللہ...... یا کسی اور بزرگ کو (مدد کے لئے) پکارے اس کی دہائی دے...... ان کا فعل ہر حال میں شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا (یعنی قتل کرنا) جائز اور ان کے اموال لوٹ لینا مباح ہے۔"

(تحفہ وہابیہ ص 59 مطبوعہ امرتسر ہند)

وہابیوں کے مولویوں سے مدد مانگنا جائز ہے اور مانگنے والا مسلمان ہی رہے گا

وہابیوں کے محدث مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا کہ مولوی نواب صدیق حسن وہابی نے امام الوہابیۃ قاضی شوکانی و مولوی ابن قیم سے اس طرح طرح مدد مانگی۔

قبلہ دیں مددے، کعبہ ایماں مددے
ابن قیم مددے، قاضی شوکاں مددے

(ہدیۃ المہدی ص 23 مطبوعہ رمیو پریس ہند)



یارسول اللہ، یا ولی اللہ کہنا ہندوؤں کی عادت ہے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مناظر اعظم مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا کہ

"یارسول اللہ اور یا ولی اللہ کہنا ہندوؤں کی عادت ہے۔"

(فتاویٰ ثنائیہ ج 1 ص 333 مکتبہ اصحاب الحدیث)

حاشیہ



وہابیوں کے مولوی کو یا امرتسری کہنا ہندوؤں کی عادت نہیں ہے؟

وہابی مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مرنے کے بعد مولوی خالد اختر افغانی وہابی نے امرتسری کو حرف ندا سے خطاب کیا۔ چنانچہ لکھا کہ

''اے محدث اے مناظر اے صحابہ کے مثیل''۔

(سیرت ثنائی ص504 نعمانی کتب خانہ لاہور)

اگر کوئی مسلمان حضور ﷺ کو یارسول اللہ ﷺ کہہ کے پکارے تو وہابیوں کے نزدیک وہ ہندوؤں کے طریقے پر ہے اور خود اپنے دو ٹکے کے ملاں کو اس کی موت کے بعد حرفِ ندا سے پکار کر کہہ رہے ہیں کہ

''یا محدث، یا مناظر، یا مثیل الصحابہ اور وہابیوں کی توحید میں کوئی فرق نہیں پڑا''



امام الانبیاء ﷺ چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں (معاذاللہ)

وہابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

''یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑی ہو (جیسے نبی ﷺ) یا چھوٹی اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔''

(تقویۃ الایمان ص30 دارالکتب السلفیۃ لاہور)

وہابیوں کے مولوی اسلام کی عزت ہیں

وہابیوں کے مولوی مصطفیٰ خان نے لکھا کہ

''اسلام کی عزت ہیں مولانا ثناء اللہ''۔ (رسائل ثنائیہ ص160 مکتبہ ربانیہ لاہور)



کوئی نبی یا ولی کسی کے بارے میں یہ نہیں بتا سکتا کہ

وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے

وہابیوں کے مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

"اور اسی طرح کچھ اس بات میں بھی ان (انبیاء اور اولیاء) کو بڑائی نہیں کہ اللہ نے غیب دانی ان کے اختیار میں دے دی ہو کہ جس کے دل کا حال جب چاہیں معلوم کر لیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا یا کس شہر میں ہے۔ (یعنی کوئی نبی یا ولی یہ باتیں نہیں جان سکتا)"۔

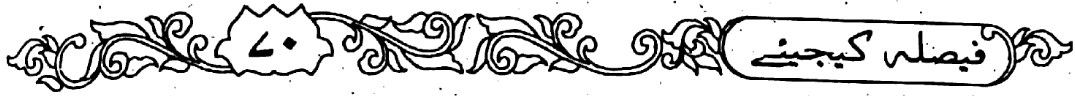
(تقویۃ الایمان ص46 دار الکتب السلفیۃ)

وہابیوں کے مولوی بتا سکتے ہیں کہ غائب شدہ انسان زندہ ہے یا مر گیا ہے

وہابیوں کے مولوی عبد المجید سوہدروی لکھتے ہیں کہ

"ایک بار قلعہ میاں سنگھ میں ایک حجام آپ (یعنی مولوی غلام رسول وہابی) کی حجامت بنا رہا تھا۔ اس نے شکایت کی حضور میرا بیٹا کئی سالوں سے باہر گیا ہوا ہے جس کا ہمیں کچھ پتہ نہیں چل رہا زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ بس ایک ہی بیٹا تھا ہم تو مرے جا رہے ہیں تو آپ (وہابی مولوی) تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا میاں وہ تو گھر بیٹھا ہے اور روٹی کھا رہا ہے۔ جاؤ بے شک جا کر دیکھ لو حجام گھر گیا تو سچ مچ بیٹا آیا ہوا تھا۔ بیٹے سے ماجرا پوچھا تو اس نے کہا کہ ابھی ابھی میں سکھر سندھ میں تھا۔ معلوم نہیں مجھے کیا ہوا کیونکہ طرفۃ العین (پلک جھپکنے کے اشارے میں) یہاں پہنچ گیا۔

(کراماتِ اہل حدیث ص15 مکتبہ دین و دنیا چنیوٹ فیصل آباد)



نبی کریم کو نہ اپنا حال معلوم ہے نہ کسی دوسرے کا کہ

اللہ آخرت میں کیا معاملہ کرے گا (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

''جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا۔ خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں ہو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی ﷺ کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔''

(تقویۃ الایمان ص 31 مطبوعہ دہلی ہند)

وہابی مولوی کو دوسرے بندے کے آخرت کے معاملہ کا علم ہے

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید سوہدروی نے لکھا کہ

''ایک روز علی الصبح آپ (یعنی مولوی سلیمان روڑوی) فرمانے لگے لو بھائی ہمارے پیر ومرشد (عبدالجبار وہابی) بہشت میں پہنچ گئے ہیں۔ میں نے رات ان کو بہشت میں دیکھا اور یہ شعر سنا ہے جو میری زبان پر جاری ہو گیا ''لے او بیلی اللہ بیلی ساڈے ہوئے چلانے'' یعنی اے دوست خدا حافظ ہم تو جارہے ہیں سب حیران تھے کہ کیا ماجرا ہے؟ چنانچہ بعد میں جو اطلاعات آئیں ان سے معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت اور اسی دن امام صاحب کا انتقال ہوا تھا جس دن مولوی صاحب نے علی الصبح (یعنی صبح سویرے) یہ کہا تھا''۔

(کرامات اہل حدیث ص 31، مکتبہ دین و دنیا، فیصل آباد)



کوئی بھی بندہ اپنے مرنے کی جگہ نہیں جانتا کہ کہاں مروں گا

وہابیوں کے مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

"جب (کوئی) اپنے مرنے کی جگہ نہیں جانتا تو کسی اور کے مرنے کی جگہ کیسے جان سکتا ہے؟" (تقویۃ الایمان ص 43 'دارالکتب السلفیہ)

وہابی مولوی کو اپنے مرنے کا علم اور جگہ معلوم ہو گئی

وہابیوں کے مولوی عبدالمجید سوہدروی نے لکھا کہ

(مولوی سلیمان منصور پوری وہابی) نے جمعہ کے بعد فرمایا کہ یہ میرا آخری جمعہ ہے اگر اس اثناء میں کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو کہہ دے میں اس سے معافی مانگ لوں۔ چنانچہ کئی لوگ تاڑ گئے کہ معلوم ہوتا ہے اب آپ (مکہ سے زندہ) واپس نہیں آئیں گے۔ آپ کو کشف کے طور پر اپنی موت کا علم ہو چکا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ واپسی پر جہاز میں انتقال فرما گئے۔

(کراماتِ اہل حدیث ص25)



جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی یا ولی جو خیال دل میں گزرتا ہے اسے جان لیتے ہیں تو اس عقیدے سے بندہ مشرک ہو جاتا ہے

وہابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

"(اگر کوئی یہ کہے کہ) جو وہم و خیال میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے تو ان باتوں سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے خواہ یوں سمجھے کہ

یہ بات اپنی ذات سے ہے (یعنی ذاتی طور پر) یا اللہ کے (عطا کر) دینے سے۔"

(تقویۃ الایمان ص 23 دار الکتب السلفیۃ)

وہابیوں کا مولوی دل میں گزرنے والا خیال جان لیتا ہے

وہابیوں کے مولوی عبدالمجید سوہدروی نے لکھا کہ

"پروفیسر صاحب بی اے علیگ جو قاضی (منصور پوری وہابی) کے شاگرد رشید اور خاص عزیز رہے ہیں۔ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا کہ جب کسی مسئلہ کے متعلق "ہمارے دل میں شک شبہ" پیدا ہوتا اور ہم اعتراض کرنا ہی چاہتے تو آپ پہلے ہی اس کا جواب دے دیتے جس سے ہماری تسلی ہو جاتی۔"

(کرامات اہلحدیث ص 25، مکتبہ دین و دنیا، فیصل آباد)



حضور ﷺ نور مجسم نہیں ہیں جو نور مانے وہ بدعتی ہے

وہابیوں کے شارح ترمذی و ابن ماجہ مولوی یحییٰ گوندلوی نے لکھا کہ

"حضور ﷺ کو نورِ مجسم کہنا ایجاد کردہ بدعتی عقیدہ ہے۔" (ملخصاً)

(عقیدۂ مسلم ص 301 طبع گوجرانوالہ)

وہابی مولوی "چاند کی طرح نوری" ہے

وہابی کے مولوی نور حسین گرجاکھی اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"وہ نوری چاند غائب ہو گیا یک دم نگاہوں سے"۔

(سیرت ثنائی ص 508، نعمانی کتب خانہ لاہور)



الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا صریح شرک ہے (معاذ اللہ)

سردار وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا کہ

"(لوگ) الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے لگ جاتے ہیں یہ نیت وخیال سراسر حاضر جاننے کے برابر ہے یہ صریح شرک ہے۔"

(اہل حدیث کا مذہب ص 48 دار الکتب السلفیہ)

وہابیوں کے مولوی پر اس طرح سلام پڑھنا جائز ہے

"السلام یا ضیغم السلام ۔ السلام یا فاتح القادیان"

وہابیوں کے مولوی خالد اختر افغانی مولوی ثناء اللہ امرتسری پر اس طرح سلام کرتے ہیں کہ

السلام یا ضیغم الاسلام

السلام یا فاتح القادیان

(سیرت ثنائی ص 504 ،نعمانی کتب خانہ لاہور)

انبیاء علیہم السلام لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں (معاذ اللہ)

امام الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے لکھا کہ

"انبیاء علیہم السلام لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت واہمیت جاننے کے محتاج تھے۔"

(کتاب التوحید ص 29 دار السلام لاہور)

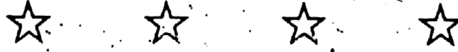
ابوجہل لا الٰہ الا اللہ کے مفہوم کو بہتر جانتا تھا

امام الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے مزید لکھا کہ

"اللہ ان لوگوں کا برا کرے جن کی نسبت ابوجہل اصل دین لا الٰہ الا اللہ

کے مفہوم کو بہتر سمجھتا تھا۔"

(کتاب التوحید ص 82' دارالسلام لاہور)



رسول اللہ ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

"رسول ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔"

(تقویۃ الایمان ص 96' دارالکتب السّلفیہ)

وہابی مولوی کے چاہنے سے مدرسہ اسٹیشن کے قریب مل جاتا ہے

وہابیوں کے مولوی عبدالمجید سوہدروی اپنے مولوی عبداللہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"رب نے آپ کی خواہش پوری کر دی" پھر آگے لکھا کہ

"آپ (یعنی مولوی عبداللہ وہابی) کو طالب علموں کا بہت خیال رہتا تھا۔ جیسا کہ بتایا جاچکا ہے پہلے ایک عرصہ تک جامعہ تعلیم الاسلام موضع اوڈاں والا میں رہا۔ طلبا کو ریلوے اسٹیشن تک آنے میں دیر لگ جاتی تھی اور بسا اوقات وزن اٹھا کر پیدل چلنا پڑتا تھا۔ ایک دن آپ نے دعا کی یا اللہ! ہمیں ریلوے اسٹیشن کے اتنا قریب جامعہ عطا فرما کہ جب گاڑی کوک مارے اور چلنے کے لئے تیار ہو تو بچے پہنچ جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ نے ماموں کانجن ریلوے اسٹیشن کے پاس مدرسہ بنوا دیا۔ بچے جب گاڑی کی آواز سنتے تو اس پر جا کر سوار ہو جاتے۔ سنا ہے یہ جگہ کسی نے بطور عطیہ جامعہ کو دی تھی"۔

(کرامات اہل حدیث ص 162 مطبوعہ مسلمان کمپنی سوہدرہ)

حضور علیہ السلام کی رائے دین میں حجت نہیں ہے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی محمد جونا گڑھی نے لکھا کہ

"تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو۔ اس دینؔ والے ایک امتی کی رائے کو دلیل وحجت سمجھنے لگے۔"

(طریق محمدی ص40 بحوالہ وہابیت کے بطلان ص 51)

وہابیوں کا مولوی امرتسری دین میں حجت ہے

وہابیوں کے مولوی محمد داؤد شکراوی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھا کہ

"آپ شیخ الازکیا، حجتہ السلام تھے۔" (سیرت ثنائی ص 506)



حضرت ابراہیم اور حضرت زکریا علیہما السلام نامرد تھے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی نے لکھا کہ

"حضرت ابراہیم اور حضرت زکریا علیہما السلام نامرد تھے۔" (ملخصاً)

(عیونِ زم زم ص 101 مکتبہ الاثریہ گجرات)

وہابی مولوی مرد ہی نہیں بلکہ مرد مجاہد اور مردِ میدان ہے

وہابیہ کے مولوی عبدالصمد اختر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھتا ہے کہ

"آہ سلام کے وہ مردِ مجاہد غازی"۔ (سیرت ثنائی ص 501 'نعمانی کتب خانہ' لاہور)

مزید لکھا کہ

"تھا یہی وہ مردِ میداں جس کا ماتم آج ہے۔" (ایضاً ص 496)

عبدالنبی نام شرکیہ ہے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

''اپنی اولاد کے نام عبدالنبی، امام بخش، پیر بخش رکھے......

ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص 26' دار الکتب السّلفیہ)

عبدالنفس نام بول سکتے ہیں

تقویۃ الایمان کے محشی مولوی مختار احمد وہابی نے لکھا کہ

''کسی مجتہد کے قول کو نصوصِ شرعیہ پر ترجیح دی تو وہ اپنے نفس کا بندہ ہے۔''

(یعنی عبدالنفس ہے)

(تقویۃ الایمان ص 71 حاشیہ دار الکتب السلفیۃ)



انبیاء اولیاء عاجز و بے اختیار ہیں (معاذ اللہ)

وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''(اولیاء انبیاء کو) اس بات کی بڑائی ان میں کچھ نہیں کہ اللہ نے ان کو یعنی (اولیاء انبیاء کو) عالم میں تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں یا اولاد دے دیں یا مشکل آسان کر دیں یا مرادیں پوری کر دیں یا فتح و شکست دیں۔ یا غنی اور فقیر کر دیں یا کسی کو بادشاہ یا امیر و وزیر بنا دیں یا کسی سے بادشاہت و امارات چھین لیں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیں یا کسی کا ایمان چھین لیں کہ ان باتوں میں سب بڑے (انبیاء اولیاء) اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار ہیں۔''

(تقویۃ الایمان ص 46' دار الکتب السلفیہ)



وہابی مولوی کا اتنا اختیار تھا کہ دریائے ستلج کا رُخ ہی بدل ڈالا

وہابیہ کے شیخ الاسلام ابراہیم میر سیالکوٹی کے شاگرد مولوی عبدالمجید سوہدروی نے لکھا کہ

''مولوی حبیب اللہ آف جیتی والا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ کی بات ہے کہ دریائے ستلج نے جیتی والا اور کنگن پور کی طرف رخ کرلیا جس سے لوگوں کو بہت تشویش ہوئی کہ کیا کیا جائے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ اللہ کے حکم سے آیا ہے۔ وہی اس کو لے جائے گا۔ کسی اہل اللہ سے دعا کروانی چاہیے چنانچہ لوگ حضرت مولوی کمال الدین صاحب (وہابی) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے لجاحت والحاح کے ساتھ دعا کی اے اللہ! یہ کام لوگوں کے لئے بہت مشکل ہے۔ مگر آپ کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اپنی مہربانی سے دعائے ستلج کا رُخ اس علاقے سے موڑ دیجئے۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور اگلے روز دریا نے اپنا رخ کنگن پور سے موڑ کر دوسری طرف موڑ دیا جس سے لوگوں کو انتہائی خوشی ہوئی۔

(کراماتِ اہل حدیث ص 195,196 مطبوعہ سوہدرہ گوجرانوالہ)

نوٹ

انبیاء اولیاء کے حق میں ایسے اختیارات اگر اللہ کی عطا سے مانے جائیں تو بھی وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے شرک قرار دیا ہے اور اپنے مولویوں کے لئے سب کچھ ہی جائز قرار دے رکھا ہے۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

''ان امور کی طاقت (ان نبیوں اور ولیوں) کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا

ہے۔'' (تقویۃ الایمان ص 24) اسماعیل دہلوی نے مزید لکھا کہ ''اللہ چاہے تو انبیاء کی دعا قبول کرے چاہے تو نہ کرے (ایضاً ص 59) جب وہابی مذہب کے مطابق انبیاء اولیاء کو دعا مانگ کر بھی ان امور کو انجام دینے کی طاقت نہ بخشی تو وہابی مولوی کو کس طرح یہ دریا کا رخ موڑنے کی طاقت بخش دی؟؟؟؟



حضور ﷺ گاؤں کے چوہدری اور زمیندارا کی طرح (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

''جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔''

(تقویۃ الایمان ص 72 مطبوعہ دہلی ہند)

وہابی مولوی سرور ہند، شاہ پنجاب اور بادشاہ ہیں

وہابیوں کے مولوی عبدالحکیم مجاز اعظمی نے اپنے مسلک کے مردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں لکھا کہ

اے سرور ہند......شہ پنجاب

(سیرت ثنائی ص 486' دارالکتب السلفیہ)

مزید مولوی ادریس فاروقی نے مولوی عبدالمجید کے متعلق لکھا کہ

''سوہدرے کا بے تاج بادشاہ عقیدت مندوں کے جھرمٹ میں سامنے سے آرہا۔''

(کرامات اہل حدیث ص 134 'مطبوعہ مسلمان کمپنی' گوجرانوالہ)

حضور ﷺ کسی ایک بندے کو بھی ہدایت نہیں دے سکتے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے ڈاکٹر شفیق الرحمٰن نے لکھا کہ

"امام الانبیاء ﷺ بھی کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے۔"

(تجدید ایمان ص 78)

وہابی ملاں کی کتاب کروڑوں بندوں کو ہدایت دیتی ہے

وہابیوں کے مولوی غلام رسول مہر نے لکھا کہ

"کروڑوں آدمیوں نے اسے (یعنی تقویۃ الایمان کتاب کو) پڑھا اور ہدایت کی روشنی حاصل کی۔"

(مقدمہ تقویۃ الایمان ص 12 مطبوعہ گوجرانوالہ)



حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس بے موسمی پھل آنے کا انکار کر دیا

وہابیہ کے مولوی عبدالحق غزنوی اپنے گروہ کے سردار مولوی امرتسری کے کرامات سے انکار کے ثبوت میں اس کی تفسیر ثنائی کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

"**یا مریم انی لک ھذا قالت ھو من عند اللہ** کی تفسیر میں فاضل صاحب (امرتسری) درافشانی کرتے ہیں کہ "**کانت علیھا السلام تنسیب ما کان عندھا الی اللہ فلیس منہ دلیل علی ان مریم الصدیقۃ کان یاتیھا فاکۃ الصیف فی الشتآء و فاکۃ الشتآءِ فی الصیف**"

یعنی مریم علیہا السلام کا ماحضر کو اللہ کی طرف نسبت کرنے سے اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ مریم علیہا السلام کے پاس موسم گرمی کے میوے

جاڑے میں اور جاڑے کے میوے گرمی میں آتے تھے۔

(اربعین ص 1079)

حافظ عبداللہ روپڑی اپنے فرقہ کے سردار امرتسری کی اس عبارت سے اس کا عقیدہ لکھتے ہیں کہ

"گویا مریم علیہا السلام کی کرامت ثابت نہیں ہوتی"

(تعریفات اہل سنت پر فیصلہ ص 204 بحوالہ وہابی مذہب 687)

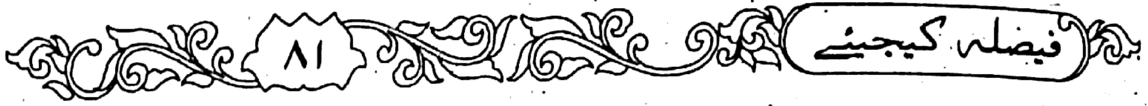
وہابی کے مولوی عبدالمجید نے درخت سے بے موسمی پھل توڑلیا

وہابیہ کے مولوی ادریس فاروقی نے اپنے فرقہ کے مولوی عبدالمجید کے متعلق لکھا کہ

"ایک مرتبہ دلاور سے ہمارے کچھ عزیز سوہدرے (گاؤں) آئے۔ ہم اپنے باغ میں سیر کے لئے گئے۔ اعزہ (یعنی عزیزوں) کی ایک بچی اصرار کرنے لگی میں نے امرود لینا ہے۔ مگر امرود کا پھل ختم ہو چکا تھا کیونکہ باغ آؤٹ آف سیزن ہو چکا تھا۔ بچی یعنی اپنی نواسی کو بضد دیکھ کر انہوں نے (مولوی عبدالمجید وہابی) نے اپنا دست مبارک درخت کی طرف کر کے جیسے کوئی پھل توڑا ہے۔ (ہاتھ) پیچھے کیا تو ان کے بابرکت ہاتھ میں موٹا تازہ پکا ہوا امرود تھا یہ ماجرا میں نے خود دیکھا اور حیران تھا اور اب بھی حیران ہوں کہ امرود کہاں سے آ گیا؟"

(کراماتِ اہل حدیث ص 125 مطبوعہ سوہدرہ)





جو بندہ حضور ﷺ کو یا کسی ولی کو وکیل مانے وہ ابو جہل جیسا مشرک ہے (معاذ اللہ)

مولوی اسماعیل دہلوی وہابی نے لکھا کہ

”جو کسی (نبی یا ولی) کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے تو وہ بندہ اور ابو جہل شرک میں برابر ہیں۔“ (ملخصاً)

(تقویۃ الایمان ص 20، دار الکتب السلفیہ)

وہابیوں کے مولوی ثناء اللہ امرتسری مسلمانوں کے وکیل ہیں

مولوی رشید احمد وہابی نے لکھا کہ

”مولانا ثناء اللہ برصغیر ہند میں اسلام اور مسلمان کے سب کے بڑے وکیل ہیں۔“

(سیرت ثنائی ص 18، نعمانی کتب خانہ لاہور)



حضور ﷺ کی شان میں شہنشاہ کا لفظ بولنے والا بندہ مشرک ہے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

”اس (نبی یا ولی) کی شان میں بولنے کے لئے ......شہنشاہ کہے......تو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔“

(تقویۃ الایمان ص 26، دار الکتب السلفیہ)

وہابی مولوی اسماعیل دہلوی کے لئے شہنشاہ کا لفظ بولنا جائز ہے

وہابیہ کے مولوی غلام رسول مہر نے لکھا کہ

''سید صاحب (یعنی سید احمد) سے وابستگی کے بعد تو وہ مشیعت کے ادنیٰ مدارج میں ہی اس طرح خوش تھے گویا (مولوی اسماعیل دہلوی) شہنشاہی کے تخت پر بیٹھے ہیں۔''

(مقدمہ تقویۃ الایمان ص 1 مطبوعہ گوجرانوالہ)



حضور ﷺ کو قیامت کا علم نہیں ہے

وہابیہ کے مولوی صلاح الدین یوسف نے لکھا کہ

''آپ ﷺ کا کام صرف ڈرانا ہے نہ کہ غیب کی خبریں دینا، جن میں قیامت کا علم بھی ہے۔''

(القرآن ترجمہ معانیہ وتفسیرہ الی لغۃ الاردیۃ ص 1683)

وہابی مولوی کو قیامت کے متعلق علم

وہابیوں کے مولوی احسن اللہ ڈیانوی عظیم آبادی لکھتے ہیں کہ

''میرا عقیدہ ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک رب کی توحید ماننے والا ایک بھی وہابی زندہ ہو۔''

(احناف کی تاریخی غلطیاں ص 146 مطبوعہ کراچی)



انبیاء اولیاء دلوں کا حال جاننے میں بے خبر و نادان ہیں (معاذ اللہ)

وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

"(دلوں کا حال جاننے کے بارے میں) بندے بڑے (انبیاء اولیاء) ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر و نادان ہیں۔"

(تقویۃ الایمان ص 46 ' دار الکتب السلفیہ)

وہابی مولوی دل کا حال جانتا ہے باخبر ہے

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید سوہدروی اپنے مولوی سلیمان وہابی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"مولوی عبداللہ صاحب کا بیان ہے کہ ایک دن میرے دل میں بزرگ کے ملنے کا خیال پیدا ہوا اور جی چاہا کہ کچھ دن ان کے پاس جا کر ٹھہروں اور فیض حاصل کروں۔ ابھی یہ میرے جی ہی جی میں تھا اور میں نے کسی سے اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔ مولوی (سلمان) صاحب سامنے سے آ گئے اور آتے ہی فرمایا کہ ذرا سوچ سمجھ کر جانا آج کل دوکان داریاں زیادہ ہیں (یعنی جعلی بزرگ زیادہ ہیں) اللہ والے بہت کم ہیں چنانچہ بعد میں معلوم ہوا کہ واقعی (وہ بزرگ) دوکاندار ہی تھے۔"

(کراماتِ اہل حدیث ص 31 مطبوعہ فیصل آباد)

انبیاء اولیاء کسی کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

"اللہ زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگو (یعنی نبیوں ولیوں) کو پکارنا جو کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے کہ ایسی



بڑی ذات کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔"

(تقویۃ الایمان ص 52 'دار الکتب السلفیہ)

وہابی ملاں کی کتاب نفع پہنچا سکتی ہے

گوجرانوالہ کی طبع شدہ کتاب "تقویۃ الایمان" کے مقدمہ میں وہابیوں نے لکھا کہ

"تقویۃ الایمان کا مطالعہ زیادہ سے زیادہ سہل اور نفع بخش بن جاتا ہے۔"

(تقویۃ الایمان ص 15 طبع گوجرانوالہ)



حضور علیہ السلام بعد از وصال جسم اطہر کے ساتھ دنیا میں نہیں آ سکتے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی اسماعیل سلفی نے لکھا کہ

"آنحضرت ﷺ بجسدہ الاطہر (جسم مبارک کے ساتھ) اس دنیا میں تشریف نہیں لاتے۔"

(فتاویٰ سلفیہ ص 21 'طبع لاہور)

مولوی ثناء اللہ وہابی مرنے کے بعد دنیا میں آ سکتا ہے

وہابیہ کے مولوی عبد الغفور بسکو ہری لکھتے ہیں کہ

پھر رہے ہیں منکرین حق کئے سر کو بلند

لے کے آ جا پھر تیغ زبان، سیف قلم

(سیرت ثنائی ص 498 'نعمانی کتب خانہ' لاہور)



انبیاء اولیاء ملائکہ غیب نہیں جانتے

وہابیہ کے مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

"یہ (غیب کا جاننا) اللہ ہی کی شان ہے۔ کسی نبی، ولی کو، جن و فرشتے کو، پیر و شہید کو، امام و امام زادہ کو، بھوت و پری کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب چاہیں غیب کی بات معلوم کرلیں۔"

(تقویۃ الایمان ص40 ' دارالکتب السلفیہ)

وہابیوں کا مولوی غلام رسول قلعوی غیب جانتا ہے

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید سوہدروی اپنے مولوی غلام رسول قلعوی وہابی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"میاں محمد جو لاہور میں ایک مشہور سوداگر تھا۔ بیان کرتا ہے کہ میں نے بہت سے گھوڑے بغرض فروخت کشمیر روانہ کئے۔ مگر تین مہینے گزر گئے۔ کوئی گھوڑا فروخت نہ ہوا۔ میں مولانا (غلام رسول وہابی) کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت دعا کیجئے بہت نقصان ہو رہا ہے اور مفت کا روزانہ خرچ پڑ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا میاں تیرے گھوڑے والی کشمیر نے خرید لئے ہیں اور تین ہزار منافع ملا ہے۔ میاں محمد حیران ہوا کہ ابھی تو خط آیا ہے کہ یہاں کوئی خریدار نہیں اور آپ فرماتے ہیں کہ تین ہزار منافع ملا ہے؟ میاں محمد کہتا ہے کہ دوسرے روز خط آ گیا کہ سب کے سب گھوڑے فروخت ہو گئے ہیں اور تین ہزار منافع ہوا ہے۔"

(کراماتِ اہل حدیث ص16 ' مکتبہ دین و دنیا' فیصل آباد)





کئی مرتبہ امام الانبیاء ﷺ کی خواہش پوری نہ ہوئی (معاذ اللہ)

وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

''حضرت پیغمبر ﷺ کو بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ بعض باتوں کو دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور وہ بات معلوم نہ ہوئی۔''

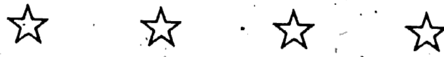
(تقویۃ الایمان ص 40 'دارالکتب السلفیہ)

مولوی محمد یوسف وہابی کی خواہش پوری ہو جاتی تھی

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید سوہدروی لکھتے ہیں کہ

''کئی بار ایسا ہوا ادھر (مولوی یوسف) نے خواہش کی ادھر اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی۔''

(کراماتِ اہل حدیث ص 143 'مطبوعہ مسلمان کمپنی سوہدرہ' گوجرانوالہ)



جو بندہ یہ عقیدہ رکھے کہ حضور کسی کو ہدایت دے سکتے ہیں

تو وہ بندہ مشرک ہو جاتا ہے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مولوی شفیق الرحمٰن نے لکھا کہ

''جب امام الانبیاء بھی کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے تو پھر وہ کون سا مردِ مومن ہے جس کے متعلق شاعر کہتے ہیں''

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ایسا نظریہ رکھنا شرک ہے۔

(تجدید ایمان ص 78 مکتبہ دارالسلام)

مولوی سلیمان منصور پوری وہابی کی نگاہ سے ہدایت مل جاتی ہے

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید نے اپنے فرقہ کے مولوی سلیمان منصور پوری کا ایک واقعہ اس طرح لکھا کہ کتاب میں بڑی سرخی لکھی کہ ''آپ یعنی مولوی سلیمان منصور پوری کی نگاہ کی تاثیر'' آگے لکھا کہ

''شاہ نجم الدین کا بیان ہے کہ مجھے تیتر بازی کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ شب و روز میرا یہی مشغلہ تھا۔ سب مجھے بہت سمجھاتے مگر کسی کا کہا مؤثر نہ ہوتا۔ ایک دن والد گرامی مجھے قاضی (سلیمان وہابی) کے پاس لے گئے آپ نے مجھ پر نگاہ ڈالی اور مختصر نصیحت کی جس کے بعد مجھے تیتر بازی سے کچھ ایسی نفرت ہوگئی کہ میں نے آتے ہی سب تیتر چھوڑ دیئے پنجرے توڑ دیئے۔''

(کراماتِ اہل حدیث ص 81 مسلمان کمپنی سوہدرہ)



حضور ﷺ ہمیں فائدہ ونقصان نہیں دے سکتے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مناظر اعظم مولوی ثناءاللہ امرتسری نے لکھا کہ

''خدا تعالیٰ نے قطعی فیصلہ کر دیا کہ ان (یعنی امام الانبیاء ﷺ) کو بھی ہمارے نفع (فائدہ) ونقصان کا اختیار نہیں دیا گیا۔''

(اہل حدیث کا مذہب ص 30 دار الکتب السلفیہ لاہور)

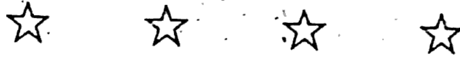
وہابیوں کا پیر لوگوں کو فائدہ دے سکتا ہے

مولوی اسماعیل دہلوی اپنے پیر سید احمد کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''اللہ تمام مسلمانوں کو آپ (یعنی سید احمد) کے دیر تک زندہ رکھنے سے



فائدہ دے۔" (صراط مستقیم ص 3 طبع کراچی)



کوئی نبی یا ولی کسی کے بارے میں یہ نہیں جانتا کہ اللہ آخرت میں اس کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا

وہابیہ کے مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

"جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں، خواہ قبر میں، خواہ آخرت میں، اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں، نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔"

(تقویۃ الایمان ص 48، دار الکتب السلفیہ)

وہابی مولوی کو دوسرے مولوی کے بارے میں پتہ ہے کہ اللہ نے اس کے ساتھ آخرت میں کیا معاملہ کیا

وہابیہ کے مولوی حبیب اللہ نشر ویور یہ اپنے فرقہ کے امام امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں۔

"خلد (جنت) بھی تیرے لئے تو خلد کا بیتاب تھا۔"

مولوی عبد الغفور بسکو ہری نے لکھا کہ

"تو گیا جنت جہنم بن گیا موطن تیرا"

مولوی عبد الصمد نے لکھا

"آہ دنیا سے کوچ سدھارے جنت"۔ (سیرتِ ثنائی ص 498,500، نعمانی کتب خانہ لاہور)



حضور علیہ السلام کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنا منع ہے (معاذ اللہ)

امام الوہابیہ مولوی محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتے ہیں کہ

”قبر مبارک ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔“

(کشف الشبہات ص 43، طبع لاہور)

وہابی مولوی کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنا منع نہیں ہے

وہابیہ کے مولوی عظیم حاصل پوری لکھتے ہیں کہ

”(مولوی عبدالمنان وہابی کی) بعد از تدفین حافظ اسعد محمود سلفی صاحب قبر پر دعا کروانے لگے تو رقت آمیز لہجے میں دعا کروائی گئی۔“

(المکرم ص 46، اپریل، مئی، جون 2012ء طبع گوجرانوالہ)



حضور ﷺ کو بارش کی دعا کا کہا تو آپ ﷺ دہشت میں آ گئے بے حواس ہو گئے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

”عرب میں قحط پڑا تھا، ایک گنوار نے آ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور یہ کہا کہ تمہاری سفارش ہم اللہ کے پاس چاہتے ہیں اور اللہ کی سفارش آپ ﷺ کے پاس چاہتے ہیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ دہشت میں آ گئے......

مزید آگے لکھا کہ



''ایک دیہاتی کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی (حضور ﷺ) مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔''

(تقویۃ الایمان ص 92' دار الکتب السلفیہ)

وہابی مولوی کو بارش کی دعا کیلئے کہا تو بارش برسنے لگی مولوی صاحب بے حواس بھی نہ ہوئے

وہابیہ کے شیخ الاسلام مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے شاگرد مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی لکھتے ہیں کہ

''ملک محمد یوسف ٹھیکیدار بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ کی بات ہے۔ سوہدرہ میں بارش نہیں ہو رہی تھی۔ لوگوں نے حضرت غلام نبی الربانی (وہابی) سے استدعا کی کہ حضرت بہت تکلیف و پریشانی ہے۔ براہِ کرم بارش کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ (مولوی صاحب) لوگوں کو لے کر باہر چلے گئے اور بطریق مسنون نماز استسقاء ادا کی۔ اللہ کی قدرت اسی دوران بادل اُمڈ آئے بارش شروع ہوگئی اور نمازی بھیگتے ہوئے گھروں تک پہنچے''۔

(کراماتِ اہل حدیث ص 122 طبع گوجرانوالہ)



نبی ﷺ اور ولی کو علم نہیں کہ غائب شدہ بندہ زندہ ہے یا مر گیا (معاذ اللہ)

وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''(نبیوں اور ولیوں کو) بڑائی نہیں کہ اللہ نے غیب دانی ان کے اختیار میں دے دی ہو کہ جس کے دل کا حال جب چاہیں دریافت کر لیں یا



جس غیب کا حال جب چاہیں معلوم کرلیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا......ان باتوں میں بڑے (نبی ولی) ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر اور نادان ہیں۔"

(تقویۃ الایمان ص46 'دارالکتب السّلفیہ)

وہابی مولوی جانتا ہے کہ غائب شدہ زندہ ہے یا مر گیا

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید اپنے فرقہ کے مولوی سلیمان روڑی کے بارے میں لکھتا ہے کہ

"تحصیل سرسہ میں ایک بہت بڑے رئیس و نواب تھے۔ ان کی صاحبزادی بیمار ہوگئی۔ کہیں علاج کے لئے افاقہ نہ ہوا۔ انہوں نے چاہا کہ مولوی (سلیمان وہابی) صاحب کو بلایا جائے۔ وہ دم کریں گے تو شفاء ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ کی طرف آدمی آیا۔ آپ جانے کے لئے تیار ہوئے سواری منگائی گئی معاً (یعنی اچانک) آپ نے فرمایا۔ اب جانا فضول ہے۔ لڑکی کا تو انتقال ہو گیا ہے۔ چنانچہ آدمی جب واپس گیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت جب مولوی صاحب نے فرمایا تھا اس (لڑکی) کا روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا تھا"۔

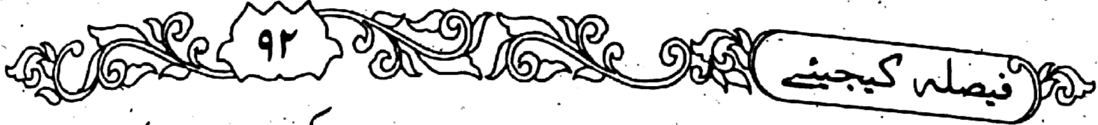
(کراماتِ اہلحدیث ص 31 'مسلمان کمپنی' گوجرانوالہ)



حضور ﷺ قیامت کے دن کسی کے کام نہ آسکیں گے (معاذاللہ)

وہابیہ کے مولوی عبدالرحمٰن بن حسن لکھتے ہیں کہ

"رحمت دوعالم ﷺ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو خصوصی طور پر اللہ کے



عذاب سے ڈرایا اور بتایا کہ میں اللہ کے ہاں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔"

(ہدایۃ المستفید ص 618 طبع لاہور)

دو ٹکے کا عام وہابی قیامت کے دن بخشش کے کام آئے گا

وہابیہ کے مولوی خواجہ ظہیر الاسلام اپنے ابا مولوی خواجہ محمد قاسم وہابی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے روز اگر رب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا نیکی لے کر آئے ہو تو میں یہی جواب دوں گا کہ میں نے یوسف بٹ کو (جو کہ پہلے سنی تھے ان کو) مسلمان کیا ہے۔ (یعنی وہابی بنا دیا ہے) اور یہی (ان کو وہابی بنانا) میری نجات کے لئے ان شاء اللہ کافی ہوگا۔"

(مقالات خواجہ قاسم ص 8 طبع گوجرانوالہ)



حضور ﷺ کی شان و تعریف عام آدمی سے بھی کم بیان کرو (معاذ اللہ)

وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

"کسی بزرگ (یعنی نبی یا ولی) کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر (عام آدمی) کی سی تعریف ہو سو وہی کرو سو اس میں بھی اختصار (یعنی کمی) ہی کرو۔"

(تقویۃ الایمان ص 72,71 طبع دہلی)

وہابی مولویوں کی شان اتنی بلند ہے کہ وہابیوں سے بیان نہیں ہوسکتی

وہابیہ کے داؤد راز شکراوی اپنے فرقہ کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کے

بارے میں لکھتا ہے کہ

''ہو بیاں مجھ سے بلا کب آپ کے اوصاف کا''

پھر لکھا کہ ''ہو سکے خورشید اور زروں میں کیوں کر ہمسری''

مزید لکھا کہ ''ملت مرحوم میں اب کون ہے ہم سر تیرا''

(سیرت ثنائی ص 507,504)



حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کو نور ماننا بدعت ہے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مولوی یحییٰ گوندلوی لکھتے ہیں کہ

''ہمارے ہاں مبتدعہ (بدعتی) حضرات کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ لباس بشریت میں آئے اور آپ ﷺ کی ذات نور ہے۔'' (ملخصاً)

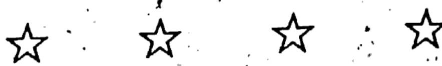
(عقیدہ مسلم ص 299، طبع گوجرانوالہ)

وہابی مولوی نوری فرشتہ صفت ہے

وہابیہ کے مولوی مجیب الرحمٰن سیاف اپنے فرقہ کے مولوی عبدالمنان کے بارے میں لکھا کہ

''آپ (یعنی عبدالمنان وہابی) (نوری) فرشتہ صفت انسان تھے۔''

(المکرم ص 90، اپریل، مئی، جون 2012 ضلع گوجرانوالہ)



حضور ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ کسی کی پکار نہیں سن سکتے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی یحییٰ گوندلوی لکھتے ہیں کہ



''آپ ﷺ جب دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور دنیا کی زندگی سے تعلق قطع ہو چکا ہے اور پکارنے والے کی پکار کو نہ سن سکتے ہیں اور نہ اس کا جواب دے سکتے ہیں۔''

(عقیدہ مسلم ص280، طبع گوجرانوالہ)

وہابی مولوی مرنے کے بعد وہابیوں کی پکار سنتا ہے اور حال جانتا ہے

وہابیہ کے مولوی داؤد راز شکراوی اپنے فرقہ کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

خبر بھی ہے تجھے اے آسمان فضل کے تارے!
جدائی سے تیری تیرے ثنا خوانوں پے کیا گزری
کہاں ہیں کتب ثنائی وہ اخباروں پے کیا گزری

(سیرت ثنائی ص494، نعمانی کتب خانہ لاہور)



انبیاء اولیاء کسی کو فائدہ و نقصان نہیں پہنچا سکتے (معاذ اللہ)

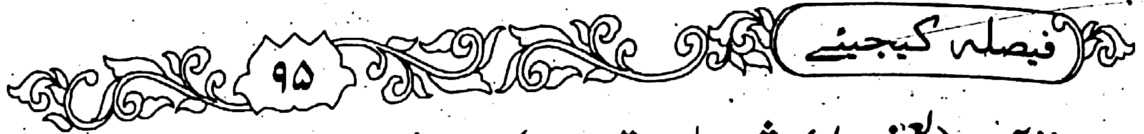
وہابیہ کے مولوی عبدالرحمٰن بن حسن لکھتے ہیں کہ

''وہ (نبی، ولی) نہ تو کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ دے سکتے ہیں۔''

(ہدایۃ المستفید جلد نمبر 1 ص614، طبع لاہور)

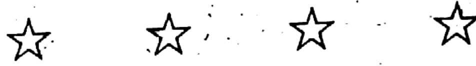
وہابیہ ملاں کی لکھی ہوئی سوانح حیات لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتی ہے

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید اپنے مولوی ثناء اللہ کی لکھی ہوئی سوانح حیات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ



"آپ (یعنی مولوی ثناء اللہ امرتسری) کی سوانح حیات بھی مرتب کریں گے اور اس رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے کہ وہ نہ صرف اہل توحید کے لئے نفع رساں نہ ہو بلکہ احناف و دیگر مقلدین بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔"

(سیرتِ ثنائی ص 26، نعمانی کتب خانہ لاہور)



یارسول اللہ ﷺ کہنا گستاخی اور ایمان کی بربادی کا سبب ہے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مولوی یحییٰ گوندلوی لکھتے ہیں کہ

"وفات پا جانے کے بعد (حضور علیہ السلام کو) ایسی (یا رسول اللہ کی) ندا کرنا گستاخی بھی ہے اور تصرف کے عقیدے کے ساتھ ایمان کی بربادی کا بھی سبب ہے۔"

(عقیدہ مسلم ص 280، طبع گوجرانوالہ)

وہابی مولوی کے مرنے کے بعد "یا" سے ندا کرنا نہ تو گستاخی ہے اور نہ ہی ایمان کی بربادی کا سبب ہے

وہابیوں کے مولوی محمد عمران سلفی اپنے فرقہ کے مولوی عبدالمنان کے مرنے کے بعد اس طرح ندا کرتے ہیں۔

"لکان قلیلا فیك یا حافظ عبدالمنان"

(المکرم ص 86، اپریل، مئی، جون 2012ء طبع گوجرانوالہ)





حضور ﷺ کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے (معاذ اللہ)

شیخ نجدی عبدالرحمٰن بن حسن نے لکھا کہ

''رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے جب ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ تمہارے قبضہ قدرت میں نہ ہدایت نہ گمراہی نہ نفع نہ نقصان۔''

(فتح المجید جلد 1 ص 607 طبع لاہور)

وہابی ملاں پورے زمانے کو ہدایت دیتا ہے

وہابیہ کے مولوی اسماعیل دہلوی اپنے پیرومرشد سید احمد کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''سب سے بڑی نعمت ہادی زمانہ (پورے زمانے کو ہدایت دینے والے) مرشد یگانہ حضرت سید احمد صاحب کی محفل ہدایت منزل میں حاضر ہونا ہے۔''

(صراط مستقیم ص 3 طبع کراچی)



☆ ☆ ☆ ☆

امام الانبیاء ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بھی نجات نہیں کروا سکتے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''انہوں نے سب کو اپنی بیٹی (فاطمہ رضی اللہ عنہا) تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہوسکتا ہے کہ اپنے اختیار میں ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے۔ اس میں سے مجھ کو بخل نہیں اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا

وکیل نہیں بن سکتا۔ سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کر لے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی بزرگ کی اللہ کے ہاں کچھ کام نہیں آتی۔ جب تک کچھ معاملہ اپنا اللہ ہی سے صاف نہ کرلے تو کچھ کام نہیں نکلتا۔"

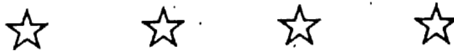
(تقویۃ الایمان ص 63' دارالکتب السّلفیہ)

وہابی ملاں اپنے ہر مرید کی آخرت میں نجات کروائے گا

مذکورہ فتویٰ دینے والا مولوی اسماعیل دہلوی اب اپنے پیر سید احمد کو حضور علیہ السلام پر فضیلت دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سید احمد سے فرمایا کہ

"جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا اگرچہ لکھوکھا (لاکھوں) ہی کیوں نہ ہو ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔"

(صراط مستقیم ص 222 طبع کراچی)



انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں ہے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مولوی یحییٰ گوندلوی لکھتے ہیں کہ

"اللہ کی اس (علم غیب) کی صفت میں نہ کوئی نبی شریک ہے اور نہ ولی انبیاء علیہم السلام بھی غیب نہیں جانتے تھے۔"

(عقیدۂ مسلم ص 202، طبع گوجرانوالہ)

وہابی مولوی علم غیب جانتا ہے

وہابیوں کے مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی نے لکھا کہ

"ایک روز (مولوی حکیم عبدالواحد وہابی) بیٹھے بیٹھے کہنے لگے۔ اتنے



آدمیوں کا کھانا تیار کرو، وہ آرہے ہیں۔ گھر والوں نے کھانا تیار کیا۔ اتنے میں وہ مہمان آگئے۔ کھانا کھایا چند منٹ آپ کی مجلس میں بیٹھے اور چلے گئے۔ گھر والے کہتے ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں چلا کہ وہ کون مہمان تھے۔ اور کیا کرنے آئے تھے۔ وہ لوگ ہمارے علاقے کے نہیں تھے۔ کہیں اُدھر اُدھر کے تھے اور ان کے آنے کا مقصد نہ ہم نے پوچھا اور نہ مولوی صاحب نے گھر والوں کو بتایا۔ یا بتانا مناسب نہ سمجھا ہوگا۔"

(کراماتِ اہلحدیث ص187,188، مسلمان کمپنی گوجرانوالہ)

☆ ☆ ☆ ☆

حضور ﷺ نور نہیں ہیں (معاذ اللہ)



وہابیہ کے مولوی صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں کہ

"حضور علیہ السلام نور نہیں ہیں" (ملخصاً)

(حاشیہ قرآن ص290، طبع سعودیہ)

وہابی مولوی نور ہے

وہابیوں کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں کہ

"زنورالحسن جہاں شد روشن"۔ (فتاویٰ نذیریہ ج1 ص97 مطبوعہ دہلی)

☆ ☆ ☆ ☆

حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر پہاڑ و پرندے تسبیح نہیں کرتے تھے (معاذ اللہ)



وہابیہ کے مناظر حافظ عبداللہ روپڑی اپنے فرقہ کے سردار امرتسری کی تفسیر کے

بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"یعنی پہاڑوں اور پرندوں کا داؤد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح پڑھنا یہی تھا کہ ان کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا تو گویا داؤد علیہ السلام کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا۔"

(تعریفات اہل سنت پر فیصلہ ص206 بحوالہ وہابی مذہب ص693)

وہابی ملاں کے ساتھ مل کر درودیوار تسبیح کرتے تھے

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید سوہدروی اپنے فرقہ کے مولوی عبداللہ غزنوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"آپ بڑے عابد و ذاکر تھے۔ آپ (یعنی عبداللہ غزنوی) جب بھی گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر یادِ الٰہی کرتے تو آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی جب آپ ذکر کرتے تو آپ کے ساتھ درودیوار بھی ذکر کرتے اور ایسا ایک دو بار نہیں بلکہ اکثر ہوا۔"

(کراماتِ اہل حدیث ص97 طبع گوجرانوالہ)



وہابی ملاں کو امام الانبیاء علیہ السلام سے کمال مشابہت تھی (معاذاللہ)

وہابیوں کے مجدد مولوی اسماعیل دہلوی اپنے پیرومرشد سید احمد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"آپ (یعنی سید احمد) کی ذاتِ والا صفات ابتدائے فطرت سے رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی کمال مشابہت پر پیدا کی گئی تھی۔" (صراط مستقیم ص3، طبع انڈیا)



وہابی مولوی کے ہمسر و مشابہ کوئی نہیں تھا

وہابیہ کے مولوی داؤد راز شکراوی اپنے مولوی امرتسری کے بارے میں لکھتے ہیں

کہ

''ہو سکے خورشید ذروں میں کیوں کر ہمسری تیری''

(سیرت ثنائی ص 507 'نعمانی کتب خانہ' لاہور)



مادہ یعنی گائے، بھینس وغیرہ کے پیٹ میں کیا ہے

کوئی نبی یا ولی نہیں جانتا (معاذ اللہ)

وہابیہ کے ابو خدیجہ نے لکھا کہ

''مادہ (عورت، گائے، بھینس، اونٹنی، گھوڑی وغیرہ) کے رحموں (یعنی پیٹوں) میں کیا ہے؟ یہ بات اللہ ہی جانتا ہے ایک مومن کا عقیدہ یہی ہونا چاہئے۔''

(صراط مستقیم کی پہچان ص 34 مکتبہ ثنائیہ لاہور)

وہابی ملاں جانتا ہے کہ مادہ یعنی بھینس کے پیٹ میں کیا ہے

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید سوہدروی لکھتے ہیں کہ

''آپ (یعنی مولوی غلام رسول وہابی) نے فرمایا (فضل الدین وہابی) تمہاری وہی بھینس گابھن ہو چکی ہے اور عنقریب بچہ دینے والی ہے اور وہ بہت مدت تک دودھ دیتی رہے گی۔ تم فکر نہ کرو۔ فضل الدین کا بیان ہے کہ سچ مچ تھوڑے ہی دنوں میں وہ بھینس دودھ دینے لگی اور تقریباً گیارہ

دفعہ اس کے بعد سوئی (بچے دیئے) اور مدت دراز تک دودھ دیتی رہی۔"

(کراماتِ اہل حدیث ص 16، فیصل آباد)



زمین کی تہہ میں جو چیزیں ہیں ان کی خبر کسی نبی یا ولی کو نہیں ہے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

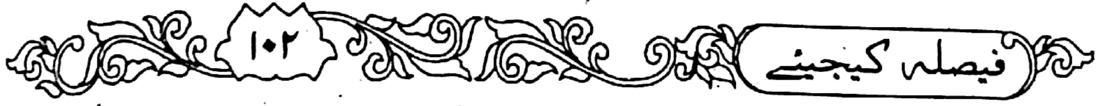
"ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنی، دور ہو یا نزدیک، چھپی ہو یا کھلی اندھیرے میں ہو یا اجالے میں، آسمانوں میں یا زمینوں میں، پہاڑوں کی چوٹیوں میں ہو یا سمندر کی تہہ میں یہ سب اللہ ہی کی شان ہے۔"

(تقویۃ الایمان ص 22، دار الکتب السلفیہ)

زمین میں دفن کتاب کی خبر وہابی مولوی کو ہے

وہابیہ کے مولوی عبد المجید خادم سوہدروی نے لکھا کہ

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ (یعنی عبد المنان وزیر آبادی) کی کتاب معالم التنزیل گم ہو گئی جس کا آپ کو بہت صدمہ ہوا۔ ایک روز صبح نماز سے فارغ ہوتے ہی فرمایا کہ مسجد کے دروازے بند کر دو کوئی شخص یہاں سے باہر نہ جائے۔ میرے مالک نے مجھ کو میری کتاب کا پتہ بتا دیا ہے۔ یہاں سے قریب ہی جولی نے والی مسجد ہے۔ اس میں جو اینٹوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے اس میں میری کتاب دفن کی گئی ہے۔ چنانچہ حاضرین میں سے ایک آدمی دوڑا ہوا گیا اور اینٹوں کے ڈھیر (کے نیچے) سے کتاب نکال لایا۔ (کراماتِ اہل حدیث ص 160، طبع گوجرانوالہ)



صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل سنت صحیحہ کے خلاف ہے (معاذاللہ)

وہابیہ کے مولوی اسماعیل سلفی لکھتے ہیں کہ

''ان (صحابہ کرام) کا یہ فعل سنت صحیحہ کے خلاف ہے۔''

(فتاویٰ سلفیہ ص 107، طبع لاہور)

وہابی ملاں سنت کا شدت سے پابند جس کی مثال کم ملتی ہے

وہابیوں کے مولوی عبدالمجید سوہدروی نے لکھا کہ

''آپ (یعنی مولوی محی الدین لکھوی وہابی) سنت کے اس شدت سے پابند تھے کہ اس کی مثال کم ہی ملے گی۔''

(کراماتِ اہل حدیث ص 103، طبع گوجرانوالہ)



صحابہ کرام کو گالیاں دینے کی اجازت

سردار وہابیہ مولوی ثناءاللہ امرتسری نے لکھا کہ

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینے والے کے بارے میں، میں اپنے قلم اور زبان کو روکتا ہوں۔'' (ملخصاً)

(فتویٰ ثنائیہ ج2 ص188، مکتبہ اصحاب الحدیث، لاہور)

وہابی مولوی کو نازیبا الفاظ بولنے والا فاسق ہے

سردارِ وہابیہ مولوی ثناءاللہ امرتسری

''نواب صدیق بھوپالی کو سخت سست کہنے والے کو فاسق لکھتے ہیں۔''

(فتاویٰ ثنائیہ ج2 ص69)

خدارا انبیاء اولیاء کو تو معاف کر دیتے!

وہابیوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر شرکِ اکبر کا فتویٰ لگایا (معاذ اللہ)

وہابیوں کے مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا پر بھی شرک فی الطاعۃ کا فتویٰ لگا دیا۔ چنانچہ شیخ نجدی لکھتا ہے کہ

"شرکاء فی طاعته ولم یکن فی عبادته"

ان دونوں یعنی حضرت آدم اور حضرت حوا علیہا السلام نے اطاعت میں شرک کیا نہ کہ عبادت میں۔ (کتاب التوحید عربی ص 131 دار الفرقان لاہور)

اب وہابیوں کے مولوی محمد بن سلیمان التمیمی لکھتے ہیں کہ

"اطاعت میں شرک کرنا شرک اکبر ہے۔"

(تفہیم التوحید ص 51 دار الاندلس لاہور)

گویا کہ وہابیوں نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام پر شرک اکبر کا فتویٰ لگایا۔

مسلمانوں جن کے شرک فتوے سے ابو البشر حضرت آدم اور حضرت حوا نہ بچ سکے تو ہم اور آپ کس کھیت کی مولی ہیں۔ ان غالیوں وہابیوں کی بالکل ہی خارجیوں والی توحید ہے۔

وہابیوں نے حضور علیہ السلام کے والدین پر کفر کا فتویٰ لگایا (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مناظر اعظم مولوی ثناء اللہ امرتسری نے حضور علیہ السلام کے والد گرامی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والدہ حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ چنانچہ امرتسری لکھتا ہے کہ

''میرے نزدیک پیغمبر خدا ﷺ کے والدین کافر تھے۔''[1] (ملخصاً) (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مولوی عبدالرحمٰن شبیر بن نور نے ''نبی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کو غیر مسلم لکھا'' (معاذ اللہ)

(میت کا سفر آخرت ص 80 طبع نور اسلام اکیڈمی لاہور)

وہابیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد پر کفر و شرک کا فتویٰ لگایا (معاذ اللہ)

وہابیوں کے شارح ترمذی مولوی محمد یحییٰ گوندلوی لکھتے ہیں کہ

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم اور اپنے والد کو خاص اللہ کی توحید اور عبادت کی دعوت دی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن نے جس کو ابراہیم علیہ السلام کا باپ کہا ہے وہ باپ نہیں بلکہ چچا تھا۔ اس لئے کہ نبی کا باپ مشرک نہیں ہوسکتا لیکن یہ خیال درست نہیں (یعنی انبیاء کے باپ بھی مشرک ہوسکتے ہیں) اس لئے کہ اگر کوئی ایسا اصول ہوتا تو قرآن کریم بار بار ''اب'' کا لفظ استعمال نہ کرتا بلکہ اس کے بجائے ''عم'' کا لفظ ذکر کرتا مگر ایسا نہیں کیا کیونکہ اللہ نے انبیاء کے بارے میں کوئی ایسا اصول بیان ہی نہیں کیا کہ نبی کا باپ مشرک نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی ایک صحابی اس کا قائل تھا۔

(عقیدۂ مسلم ص 117 دار الحسنی گوجرانوالہ)

---

[1] ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ کے اثبات کے موضوع پر مولانا محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''نور العینین'' کا مطالعہ فرمائیں۔ (فتویٰ ثنائیہ جلد 2 ص 68' مکتبہ اصحاب الحدیث' لاہور)

وہابی فتویٰ:

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فاسق تھے (معاذاللہ)

وہابیوں کے محدث مولوی وحیدالزمان حیدرآبادی نے لکھا کہ

"صحابہ کرام میں کچھ فاسق بھی تھے۔ جیسے ولید، معاویہ، عمرو، مغیرہ اور سمرہ۔

(نزل الابرار جلد نمبر 3 ص 94، طبع بنارس ہند)

وہابی فتویٰ:

بعض صحابہ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں کہنا چاہئے (معاذاللہ)

وہابیہ کے مولوی وحیدالزمان حیدرآبادی لکھتے ہیں کہ

"حضرت ابوسفیان اور امیر معاویہ اور عمرو بن عاص اور مغیرہ بن شعبہ اور سمرہ بن جندب کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا جائز نہیں ہے۔"

(کنز الحقائق ص 234 طبع فی مطبع شوکت الاسلام الواقع فی بنگلور)

حضور ﷺ دغابازی اور کذب کے فتوے کی زد میں (معاذاللہ)

وہابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

"یہ سب جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں، کوئی کشف کا دعویٰ کرتا ہے۔ کوئی استخارہ کا عمل سیکھتا ہے کوئی تقویم اور پترا نکالتا ہے۔ کوئی رمل و قرعہ پھینکتا ہے، کوئی فالنامے لئے پھرتا ہے، یہ سب جھوٹے اور دغاباز ہیں۔ ان کے جال میں ہرگز نہیں پھنسنا چاہئے۔"

(تقویۃ الایمان ص 43 دار الکتب السلفیہ)

حضور ﷺ نے استخارے کا عمل سکھایا

وہابیوں کے مولوی شیخ سعید بن علی الصحطانی کی زبانی سنئے۔ وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے۔''

(کتاب وسنت کے اذکار ص 56,55 طبع سودی عرب)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک طرف تو امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی استخارہ سکھانے والے کو جھوٹا اور دغا باز کہہ رہا ہے اور دوسری طرف انہی وہابیوں کے مولوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضور علیہ السلام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو استخارہ سکھاتے تھے۔ دیکھو بات کہاں تک جا پہنچی ہے۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ وہابیوں کے فتوے کی زد میں (معاذ اللہ)

وہابی فتویٰ:

جو بندہ خلفائے راشدین کے وفات کے بعد ''یا'' کہہ کے پکارے وہ کافر ہے۔ (معاذ اللہ)

وہابیہ کے مجتہد قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ

''ان من ادعی میتا وان کان من الخلفاء الراشدین فھو کافر وان ''من شك فی کفر فھو کافر'' جو بے شک کسی میت کو پکارے اگرچہ خلفائے راشدین ہی کیوں نہ ہوں۔ پس وہ پکارنے والا کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

(الدار النفید فی اخلاص کلمۃ التوحید ص 61)



حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد یا یا عمراہ یا عمراہ پکارا

وہابیہ کے محدث وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا کہ

''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ نے یا عمراہ یا عمراہ کہا''۔

(ہدیۃ المہدی ص 23، طبع دہلی)

وہابی فتویٰ:

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ زندیق، ملحد اور کفر کے آخری درجے کے حامل (معاذ اللہ)

وہابیہ کے یحییٰ گوندلوی نے لکھا کہ

''درحقیقت یہ (شیخ محی الدین بن عربی) بہت بڑا زندیق ملحد بلکہ کفر کے آخری درجے کا حامل تھا۔''

(عقیدہ مسلم ص 216، طبع گوجرانوالہ)

وہابیہ کے مولویوں نے بڑی سینہ زوری سے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ پر زبان درازی کی ہے حالانکہ وہابیہ کے محدثین شیخ اکبر محی الدین علیہ الرحمہ کے بارے میں لکھتے ہیں جن میں مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا کہ

''و قال السید من اصحابنا اعتقاد نا فی الشیخ الاجل یحیی الدین بن العربی و الشیخ احمد السهرندی انهما من صفوة عباد الله ولا نلتفت الی ما فیل فیهما''

اور ہمارے ساتھیوں میں سے سید (نواب صدیق حسن بھوپالی) نے کہا ہمارے (وہابیوں کے) عقیدے میں شیخ اجل محی الدین ابن عربی اور شیخ احمد سرہندی دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں میں سے ہیں۔"

(ہدیۃ المہدی عربی ص 51 طبع دہلی)

وہابیہ کے مناظر اعظم مولوی ثناء اللہ امرتسری ابن عربی علیہ الرحمہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"مسئلہ تکفیر شیخ ابن عربی بہت نازک ہے۔ مولانا نواب صاحب بھوپال "نکتار" میں علامہ شوکانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے چالیس سال تک شیخ کی تکفیر کی۔ آخر میری رائے غلط معلوم ہوئی تو میں نے رجوع کیا۔ نواب صاحب شیخ ممدوح کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور مولانا نذیر حسین المعروف حضرت میاں صاحب دہلوی شیخ ممدوح کو "شیخ اکبر" لکھتے ہیں۔

(فتوی ثنائیہ جلد 1 ص 332، طبع لاہور)

وہابیہ کے شیخ اسماعیل سلفی کی مصدقہ کتاب میں مولوی حسین جامعی وہابی نے شیخ اکبر ابن عربی کی تعریف کے صفحہ نمبر 408 سے 415 تک پل باندھے اور حضرت ابن عربی کے لئے جگہ جگہ شیخ اکبر کا لفظ استعمال کیا۔

وہابی فتویٰ:

صاحب قصیدہ بردہ امام بوصیری گمراہ تھے (معاذ اللہ)

وہابیہ کے شیخ عبدالرحمٰن بن حسن نے لکھا کہ

"بوصیری اور الراعی جیسے بہت سے شعراء استغاثہ کے بارے میں راہِ راست سے بھٹک گئے۔"

(فتح المجید ص 584، طبع لاہور)

وہابی فتویٰ:

صحابہ کرام کا عمل حضور ﷺ کے عمل کے خلاف تھا (معاذ اللہ)

وہابیہ کے شیخ مولوی اسماعیل سلفی لکھتے ہیں کہ

"بعض صحابہ بیس تراویح پڑھتے تھے لیکن آنحضرت ﷺ سے یہ تعداد ثابت نہیں۔" (فتاویٰ سلفیہ ص 107، طبع لاہور)

وہابی حضور علیہ السلام کو گالیاں دیتے ہیں

وہابیہ کے مولوی محمد اسماعیل سلفی نے لفظ وہابی کو گالی قرار دیا۔

(فتاویٰ سلفیہ ص 113، طبع لاہور)

پھر مزید لکھا کہ

آنحضرت ﷺ (فداہ ابی و اُمی) سخت قسم کے وہابی تھے۔"

(فتاویٰ سلفیہ ص 126، طبع لاہور)

قارئین! ایک لفظ کو گالی قرار دے کر نبی پاک ﷺ کی شان میں بولنا گستاخی نہیں تو اور کیا ہے؟

وہابیہ کی شانِ رسالت میں زبان درازیاں

وہابیہ کے مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ

"(ہمارا) دل دکھانے کے لئے وہابی یا غیر مقلد کہا جاتا ہے۔"

(اہل حدیث کا مذہب ص 61، دار الکتب السلفیہ)

وہابیہ کے اسماعیل سلفی نے لکھا کہ

"لوگ طعن کے طور پر وہابی کہتے ہیں"۔



پھر لکھا ''وہابی نہ کوئی مذہب ہے''

آگے لکھا ''(لوگ) وہابی کہہ کر بدنام کرتے ہیں''۔ (فتاویٰ سلفیہ ص6' طبع لاہور)

پھر مزید لکھا کہ ''حضور علیہ السلام سخت قسم کے وہابی تھے''۔ (ایضاً ص126)

مذکورہ عبارات سے چند چیزیں ثابت ہوئیں کہ وہابی لوگ جو لفظ اپنے لئے گالی وغیرہ تصور کرتے ہیں۔ اسی لفظ کو کریم آقا ﷺ کی شان میں بول کر گستاخی کرتے ہیں۔

1- لفظ وہابی سے وہابیوں کا دل دکھتا ہے تو اسی لفظ کو حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے حضور علیہ السلام کا دل دکھایا۔

2- نام نہاد اہل حدیث لفظ وہابی کو طعن کہتے ہیں پھر اسی لفظ کی نسبت حضور علیہ السلام کی طرف کر کے حضور علیہ السلام کو طعن کی۔

3- نام نہاد اہل حدیث لفظ وہابی کو ''لا مذہب'' تصور کرتے ہیں پھر اسی لفظ کی نسبت امام الانبیاء ﷺ کی طرف کر کے گستاخی کے مرتکب ہوئے۔

4- پھر لفظ وہابی کو بدنام تصور کرتے ہیں اور اسی لفظ کو حضور علیہ السلام کی شان میں استعمال کر کے امام الانبیاء کی نسبت بدنامی کی طرف کی۔





وہابیوں کا اعترافِ جرم

1- وہابی اصولِ قرآن کے مخالف اور ذلیل ہیں

وہابیوں کے شیخ مولوی اسماعیل سلفی کے شاگرد مولوی خواجہ محمد قاسم وہابی صاحب لکھتے ہیں کہ

"آج ہم (وہابی) ذلیل ہیں تو (قرآن کے) ان اصولوں کو پس پشت پھینکنے کی وجہ سے ذلیل ہیں۔"

(مقالاتِ خواجہ قاسم ص 110 مکتبہ دارالحرمین گوجرانوالہ)

2- وہابیوں میں عشق رسول ختم

وہابیہ کے مولوی احسن اللہ ڈیانوی لکھتے ہیں کہ

"آپ (وہابی) حضرات دعویٰ تو محبت (رسول ﷺ) کا کرتے ہیں لیکن محبت (رسول علیہ السلام) کا ثبوت دینے کے لئے تیار نہیں۔"

(احناف کی تاریخی غلطیاں ص 147)

3- وہابیوں میں توحید خالص، عمل بالحدیث، تبلیغ و جہاد کی کاملیت و جامعیت ختم

وہابیہ کے احسن اللہ ڈیانوی مزید لکھتے ہیں کہ

"اہل حدیث کی بنیاد چار باتوں پر ہے توحید خالص، عمل بالحدیث، تبلیغ اور جہاد اور اسلام کی بنیاد انہی چار چیزوں پر ہے مگر صد حیف ہوا کہ یہ سب "کاملیت" اور "جامعیت" ختم ہوتی جا رہی ہے۔" (ایضاً ص 147، طبع کراچی)

4- وہابی صرف نام کے مسلمان ہیں

وہابیہ کے مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی لکھتے ہیں کہ

''ہم صرف نام کے مسلمان ہیں''۔(سیرت ثنائی ص 27، طبع لاہور)

5- وہابیوں میں اسلامی عقائد کی پختگی ختم

وہابیہ کے مولوی عبدالعزیز نے لکھا کہ

''وہابیوں میں عقائد کی پختگی ختم''۔(فیصلہ مکہ ص 1، طبع امرتسر ہند)

6- وہابیوں کے کچے عقیدے ضعیف ایمان اور دل محبت خدا سے بالکل خالی

وہابیہ کے مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں کہ

''ہمارے کیسے کچے عقیدے اور ہمارا ایمان کیسا ضعیف ہے اور اللہ جل شانہ کی محبت ہمارے (وہابیوں کے) دلوں میں بالکل نہیں رہی۔''

(حیاتِ طیبہ ص 58، طبع لاہور)

7- وہابیوں کے دلوں سے اسلام کو خالص کرنے کا جذبہ ختم

وہابیہ کے محدث احسن اللہ ڈیانوی نے لکھا کہ

''اہل حدیث کا بنیادی مقصد اسلام کو خالص کر کے اسی حالت میں قائم رکھنا ہے جس میں امام کائنات، تاجدارِ کونین، مخبر صادق، خاتم النبیین، رحمتہ اللعالمین، جناب محمد رسول اللہ ﷺ چھوڑ کر گئے مگر افسوس کہ اب یہ (اسلام کو خالص کرنے کا) جذبہ (وہابیوں کے) دلوں سے ختم ہوتا جا رہا ہے۔''

(احناف کی تاریخی غلطیاں ص 147، طبع کراچی)

8- وہابی جہاں بھی جاتے ہیں جوتیاں کھاتے ہیں

وہابیہ کے مولوی علی محمد صمصام لکھتے ہیں کہ



''جیہڑے بوہے پاپی (وہابی) جاوے اگوں پولے (جوتے) وجدے''

(گلشن صمصام ص159، طبع فیصل آباد)

یہ قصہ مختصر نا تمام ہے
جو کچھ بیاں ہواں آغازِ باب تھا



آ تجھے آئینہ دکھاؤں !!!

1- مخلوق کے لئے غوثِ اعظم کا لفظ بولنا شرک ہے

وہابیہ کے مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ

"غوثِ اعظم شرکیہ لفظ ہے"۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص 7 فروری 19، 1943ء)

مولوی اسماعیل دہلوی نے مخلوق کے لئے غوث کا لفظ بولا

وہابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراطِ مستقیم میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے لئے جگہ جگہ غوث کا لفظ استعمال کیا۔

(ملاحظہ ہو۔ صراطِ مستقیم ص 191، 164)

وہابی علماء بتائیں کہ اسماعیل دہلوی صاحب غوث اعظم کا لفظ استعمال کر کے مشرک ہوئے کہ نہیں؟ اور ایک مشرک کو اپنا امام و عالم اور مجدد ماننا کیسا؟؟؟؟



2- وہابی مولوی بے وقوف ہیں

وہابیوں کے مفتی محمد علی سعیدی غیر مقلد لکھتے ہیں کہ

"ایسے لوگ بہت ہی بے وقوف ہیں جو حضور ﷺ کو وہابی کہتے ہیں"۔

(ملخصاً) (فتاویٰ علمائے حدیث جلد 9 صفحہ 139)

اب وہابیوں کے شیخ اسماعیل سلفی لکھتے ہیں کہ

''حضور ﷺ سخت قسم کے وہابی تھے۔''

(فتاویٰ سلفیہ ص126، طبع لاہور)

مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کے مولوی اسماعی سلفی صاحب بے وقوف تھے۔ وہابیو بتاؤ ایک بے وقوف کو اپنا مفتی ماننا اس کے نام کے ساتھ علامہ مولانا، فضیلۃ الشیخ وغیرہ کے القابات لکھنا کیسا ہے۔



3- ننگے سر نماز پڑھنا بے وقوفی ہے

وہابیوں کے مناظر اعظم مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ

''ایسے ہی برہنہ سر (یعنی ننگے سر نماز پڑھنے) کو بلا وجہ شعار بنانا بھی خلافِ سنت ہے اور خلاف سنت بے وقوفی ہی تو ہوتی ہے۔''

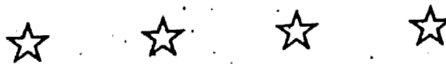
(فتاویٰ ثنائیہ ج1 ص521، حاشیہ شرف الدین وہابی دہلوی)

اب وہابیہ کے مفتی عبدالستار دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''جب لوگ ننگے سر نماز پڑھنے کو معیوب سمجھیں تو افضل ہے کہ ننگے سر نماز پڑھیں۔''

(فتویٰ ستاریہ ج1 ص63 طبع کراچی)

ثابت ہوا کہ فتاویٰ ثنائیہ والے کی نظر میں مفتی عبدالستار وہابی بھی بے وقوف ہی تھے۔



4- محدثِ وہابیہ جاہل، بدعتی اور فریبی ہے

وہابیہ کے شارح ترمذی و ابن ماجہ مولوی محمد یحییٰ گوندلوی لکھتے ہیں کہ

"جاہل بدعتی ایک فریب یہ دیتے ہیں کہ نذر تو اللہ کے لئے اور ثواب اولیا صالحین کے لئے ہے۔"

(عقیدہ مسلم ص 147، طبع گوجرانوالہ)

وہابیہ کے محدث مولوی وحید الزمان حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ

"ولو نذر لله واوصل ثوابه الٰی روح نبی او ولی او احد من الاموات فهذا یجوز"

اور اگر نذر اللہ کے لئے اور اس کا ثواب نبی یا ولی یا اموات میں سے کسی کو پہنچانا مقصود ہے تو یہ (نذر) جائز ہے۔

(ہدیۃ المہدی ص 76، طبع دہلی)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یحیٰی گوندلوی صاحب نے کہا کہ بدعتی، جاہل فریب دینے کے لئے کہتے ہیں کہ نذر اللہ کے لئے ثواب صالحین کے لئے اس سے پتہ چلا کہ مولوی وحید الزمان صاحب مولوی یحیٰی گوندلوی کے بقول بدعتی، جاہل اور فریبی ہیں۔ مولوی یحیٰی صاحب اگر ہدیۃ المہدی کا مطالعہ فرما لیتے تو شاید یہ الفاظ لکھنے کی کبھی بھی جرأت نہ کرے۔

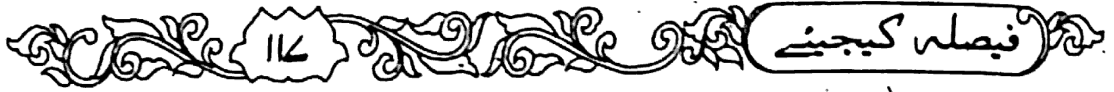
5- ایک اور مشرک مولوی......

وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"اس (نبی یا ولی) کی شان میں بولنے کے لئے (لفظ) شہنشاہ کہے۔ اس بات سے شرک ثابت ہوتا ہے۔" (ملخصاً)

(تقویۃ الایمان ص 26 دار الکتب السلفیۃ)

اب وہابیوں کے شیخ الاسلام مولوی اسماعیل سلفی کے شاگرد مولوی حافظ محمد قاسم خواجہ صاحب حضور علیہ السلام کے بارے میں لکھتے ہیں



”شہنشاہِ کونین ﷺ“

(مقالات خواجہ قاسم ص 39 مکتبہ دارالحرمین 199 بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ)

مولوی اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق مولوی قاسم خواجہ وہابی صاحب بھی مشرک ہوئے۔ وہابیوں بتاؤ مشرک کو اپنا عالم ماننا اور اس کا لٹریچر عام کرنا کیسا؟؟



6- وہابیہ کے مناظر اعظم بھی گئے

وہابیہ کے مولوی محمد یحییٰ گوندلوی لکھتے ہیں کہ

”ہم اس عقیدے کو کفریہ قرار دیتے ہیں کہ اولیا میں اللہ حلول کر آتا ہے۔“

(عقیدہ اہل حدیث ص 328، طبع گوجرانوالہ)

وہابیہ کے مناظر اعظم مولوی ثناءاللہ امرتسری اللہ تعالیٰ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

”ہندو نے (اے اللہ) صنم (یعنی بت) میں جلوہ پایا تیرا“۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج 1 ص 148، طبع لاہور)

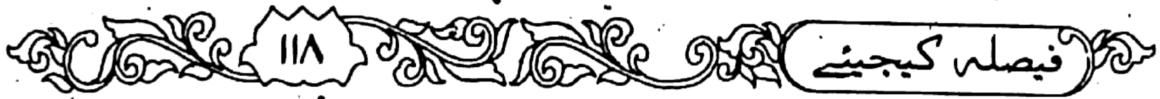
وہابیہ کے محدث وحید الزمان نے لکھا کہ

”اللہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہوتا ہے۔“

(ہدیۃ المہدی ص 7، طبع دہلی)

وہابیہ کے مناظر اعظم ثناءاللہ امرتسری نے بت میں حلول کا عقیدہ مانا تو کیا امرتسری صاحب کافر ہوئے یا نہیں؟ اس عقیدے سے ہندوؤں کو بھی راستہ مل گیا کہ وہ وہابیوں کو یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ وہابی عقیدے کے مطابق جب بت میں خدا کا جلوہ نظر آیا تو یہ ان کی عبادت کرنا کیسے غلط ہوگا۔

اور پھر وہابیوں کے محدث وحید الزمان حیدر آبادی نے تو حدیں ہی توڑ دیں کہ خدا جس صورت میں چاہے ظاہر ہوتا ہے۔ قارئین آپ ہی بتائیں کہ کائنات میں کیسی



کیسی گندی اور بری صورتیں ہیں۔ وہابی کہتے ہیں کہ اللہ جس بھی صورت میں چاہے ظاہر ہوسکتا ہے۔

7- نذرو نیاز کرنے والا بھی ابوجہل کے برابر مشرک

وہابیہ کے مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''نذر و نیاز کرنا...... جو کوئی یہ معاملہ کرے اگر چہ اس کو اللہ کا بندہ ومخلوق سمجھ کر ہی سمجھے تو وہ اور ابوجہل شرک میں برابر ہیں۔''

(تقویۃ الایمان ص20 'دار الکتب السلفیہ)

قارئین خدا کی کرنی دیکھیں کہ اسماعیل دہلوی صاحب خود ہی اپنے فتوے کی زد میں آ گئے لہٰذا دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''پس امور مروجہ اموات کے وقت فاتحوں اور عرسوں اور نذر و نیاز سے اس قدر امر کی خوب میں کوئی شک نہیں۔''

(صراط مستقیم ص110 طبع اسلامی اکیڈمی لاہور)

وہابی علماء بتائیں کہ اسماعیل دہلوی صاحب ابوجہل کے برابر مشرک ہوئے یا نہیں؟

حوالہ مذکورہ میں اسماعیل دہلوی صاحب نے عرس کو بھی خوبیوں میں شمار کیا اب ذرا عرس کے بارے میں وہابیہ کے مولوی محمد یحییٰ گوندلوی کی پکار سنیئے گوندلوی نے لکھا کہ

''بزرگوں کی قبروں پر سالانہ عرس اور میلے لگتے ہیں جو بہت سے اخلاقی مفاسد کے علاوہ شرک کا سب سے موثر ذریعہ ہیں۔''

(عقیدہ مسلم ص368 'طبع گوجرانوالہ)

بتاؤ وہابیو! شرک کے موثر ذریعے کو خوبیوں میں شمار کرنا کیسا؟؟؟



"آپ ﷺ کا اسم مبارک لے کر ندا اور پکارنا یقیناً گستاخی بھی ہے اور ایمان کی بربادی کا لاشعوری سبب بھی ہے کیونکہ جب آپ کی حیات مبارکہ میں حجروں اور کمروں کے پیچھے سے آوازیں دینا جب کہ آپ ﷺ سننے پر بھی قادر تھے۔ گستاخی بھی تو وفات پا جانے کے بعد ایسی (یا رسول اللہ کی) ندا کرنا گستاخی بھی ہے اور تصرف کے عقیدے کے ساتھ ایمان کی بربادی کا سبب بھی ہے لیکن ایسی (یارسول اللہ کی) نداء جہالت کی وجہ سے ہے۔"

(عقیدۂ مسلم ص280، طبع گوجرانوالہ)

اب وہابیوں کے مفسر مولوی صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں کہ

"جب خود نبی ﷺ سے کلام کرو تو نہایت وقار اور سکون سے کرو، اس طرح اونچی اونچی آواز سے نہ کرو جس طرح تم آپس میں بے تکلفی سے ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہو بعض نے کہا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ یا محمد، یا احمد نہ کہو بلکہ ادب سے یا رسول اللہ کہہ کر خطاب کرو۔ اگر ادب واحترام کے ان تقاضوں کو ملحوظ نہ رکھو گے تو بے ادبی کا احتمال ہے جس سے بے شعوری میں تمہارے عمل برباد ہو سکتے ہیں۔"

(قرآنِ کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر ص1452 طبع سودیہ)

قارئین! اگر مولوی یحییٰ گوندلوی وہابی صاحب کی بات مانی جائے تو مولوی صلاح الدین یوسف وہابی صاحب گستاخ، بے شعورے اور ایمان کی بربادی کے حامل ٹھہرتے ہیں اور اگر مولوی صلاح الدین یوسف وہابی صاحب کی مانی جائے تو مولوی یحییٰ گوندلوی بے ادب، بے شعورے اور بربادیٔ ایمان کے حامل

ٹھہرتے ہیں۔اب کسی کو بے ادب و بے شعور بنانا ہے یہ فیصلہ وہابیوں کے ہاتھ میں ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوایاں ہوتیں

10- وہابیوں کا مجدد بھی مشرک ہوا؟؟؟

وہابیوں کے مولوی عبدالستار دہلوی لکھتے ہیں کہ

''یارسول اللہ کہنا شرک ہے''(ملخصاً)

(فتاویٰ ستاریہ ص9 جلد 4 مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی نمبر 1)

اب وہابیہ کے مجدد مولوی نواب صدیق حسین بھوپالی کریم آقا ﷺ کو حرفِ ندا سے اسی طرح پکارتے ہیں کہ

''یا صاحب الجمال صلی اللہ علیہ وسلم و یا سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم''(شمامۃ العنبریہ ص60 طبع بھوپال ہند)

قارئین! مسئلہ حرف ندا کا ہے۔مولوی عبدالستار دہلوی نے حضور علیہ السلام کو حرفِ نداء سے پکارنا شرک قرار دیا ہے۔اب وہابی بتائیں کہ بھوپالی صاحب مشرک ہوئے یا نہیں؟؟اور ایک مشرک کو اپنا مجدد اور محدث ماننا کیسا ہے؟؟؟

11- عبدالنبی،غلام محی الدین نام رکھنے والا مردود

وہابیہ کے مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''عبدالنبی ، غلام محی الدین، نبی بخش نام رکھنا شرک ہے اور ایسے نام رکھنے والے لوگ مردود ہو جاتے ہیں۔''(ملخصاً)

(تقویۃ الایمان ص16,26,81، طبع لاہور)

وہابیہ کے محدث وحید الزمان حیدرآباد صاحب لکھتے ہیں کہ

"عبدالنبی، عبدالحسین، غلام علی، غلام محی الدین، غلام محمد اور غلام غوث نام رکھنا جائز ہے اور یہ نص حدیث سے بلا کراہت جائز ہے۔" (ملخصاً)

(ہدیۃ المہدی ص 34 طبع دہلی)

جی وہابی علماء بتائیں کہ مولوی وحید الزمان صاحب مردود ہوئے کہ نہیں کیونکہ انہوں نے وہابیہ کے نزدیک مردود یہ، شرکیہ نام کو جائز کہا ہے۔ کسی مردود کام کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ نص حدیث سے ثابت ہے۔ ایسا کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟؟؟

12-وہابیوں کے نزدیک میلاد اور گیارہویں منانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے

وہابیہ کے شیخ الحدیث مفتی عبدالستار دہلوی سے سوال ہوتا ہے کہ

س: عنداللہ وعندالرسول نکاح کس بات سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: عورت موحدہ مسلمہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ہو اور خاوند مشرک بدعتی، مولود پرست، گیارہویں پرست وغیرہ وغیرہ یا تارکِ صوم وصلوٰۃ ہو وغیرہ وغیرہ یا اس کے برعکس بس نکاح ٹوٹ گیا۔ لاھن حلّ لھم ولا ھم یحلون لھن

(فتاویٰ ستاریہ ج1 ص78، طبع کراچی)

وہابیوں نے حبیب الرحمٰن یزدانی کے بیٹے کا مسجد میں میلاد منایا

روزنامہ جنگ میں بڑی سرخی سے کچھ اس طرح لکھا ہے کہ

"علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی (وہابی) مرحوم کے بیٹے کی ولادت (یعنی میلاد) پر خوشی کا اظہار"

آگے مزید لکھا کہ "میاں چنوں جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب ناظم اعلیٰ علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی مرحوم کی بیوہ کے ہاں بیٹے کی ولادت (یعنی میلاد) کی خوشی میں جامع مسجد اہل حدیث میاں چنوں میں۔



جماعت (وہابیہ) کے سرکردہ افراد چوہدری احمد علی، حاجی محمد عیسیٰ، حاجی محمد اصغر، حاجی محمد اشرف بلال مجید اور حافظ عبدالستار حماد کی جانب سے مٹھائی تقسیم کی گئی اور بچے کی صحت کے لئے دعا مانگی گئی۔"

(بدعتی کون ص 264)

وہابی علماء بتائیں کہ مذکورہ بچے کا یوم ولادت منانے والے وہابیوں کے نکاح ٹوٹے کہ نہیں ٹوٹے اور ان وہابیوں کے میلاد منانے کے بعد جب نکاح ٹوٹ گئے تو بعد کی اولاد کیا ہوئی ؟؟؟؟

ہم کہیں گے تو شکایت ہو گی

وہابیہ کے ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ

"گیارہویں، بارہویں ایصالِ ثواب کی نیت سے درست ہے۔"

(فتاویٰ ثنائیہ ج 2 ص 71، طبع لاہور)

بتاؤ وہابیو! مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نکاح کے بارے میں کیا رائے ہے۔ کیا امرتسری صاحب گیارہویں کو جائز کہہ کر رنڈے ہوئے کہ نہیں؟؟؟

13- سبز عمامہ پہننا بدعت ہے؟

وہابیہ کے ابن لال ذین نے لکھا کہ

"سبز پگڑی پہننا بدعت ہے۔" (میٹھی میٹھی سنتیں یا بدعتیں ص 178 طبع لاہور)

نوٹ: مذکورہ کتاب کو لفظ بہ لفظ پڑھ کر مولوی امیر حمزہ وہابی نے اس کی تصدیق کی اور اس کے علاوہ یہ کتاب مولوی مبشر احمد ربانی کی مصدقہ ہے۔

گھر کی خبر لیجئے......

وہابیہ کے محدث مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا کہ

"ان حدیثوں سے سیاہ عمامہ کا مسنون ہونا نکلتا ہے۔ دوسری روایتوں

میں سفید اور سبز (رنگ کے عمامے) بھی منقول ہیں۔"

(فوائد و حواشی سنن ابن ماجہ مترجم جلد 3 ص 320 طبع لاہور)

وہابیو! بتاؤ مسنون کام کو بدعت کہنا کیسا ہے؟؟؟

وہابیہ کے ترجمان ہفت روزہ صحیفہ اہل حدیث میں لکھا کہ

"سبز عمامہ کی ممانعت بھی ثابت نہیں سو سبز عمامہ و ٹوپی بھی کبھی کبھی پہننا جائز ہے۔"

(ہفت روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی 10 مئی 2005ء)



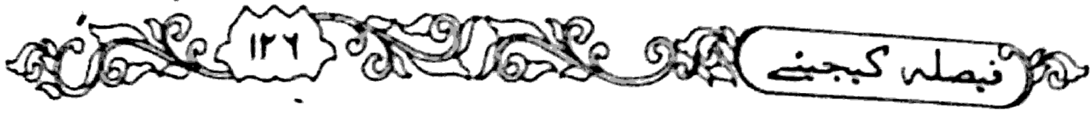
فیصلہ ضمیر کی عدالت میں

اس تحریر کے خاتمہ کے بعد قارئین آپ کے ضمیر کا واضح فیصلہ چاہتا ہوں کہ آپ نے مذکورہ اوراق کا مطالعہ کیا اور آپ نے عبارات کو پڑھا یہ عبارات وہابیوں کی ہی کتب سے لی گئی ہیں۔ ایک طرف تو علمائے وہابیہ ایک چیز کو حضور علیہ السلام اور دیگر اولیاء انبیاء کے حق میں صریح شرک لکھتے ہیں اور دوسری طرف وہی چیزیں اپنے گھریلو ملاوؤں کے حق میں تسلیم کرتے ہیں۔

اگر کوئی چیز کسی مخلوق کے حق میں شرک وکفر ہے تو وہ چیز ساری مخلوق کے حق میں کفر وشرک ہونی چاہیے۔ حالانکہ وہابیوں نے اس کے بالکل برعکس اصول اختیار کیا ہے کہ حضور ﷺ اور اولیاء کے حق میں شرک اور اپنے مولویوں کے حق میں عین اسلام۔

اب فیصلہ کریں کہ جو اپنے مذہب کے مولویوں کو انبیاء اولیاء سے فضیلت دیتے ہیں وہ کس طرح حق پر ہو سکتے ہیں؟

اب میں نے کچھ دلائل نقل کر کے آپ کے ضمیر کی عدالت میں فیصلہ پیش کر دیا ہے۔ فیصلہ کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ آخری سانس بلکہ حشر تک آپ کا فیصلہ ٹوٹنے نہ پائے۔



لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا و مولانا محمد و آلہ واصحابہ و حزبہ اجمعین

ابنِ الیاس محمد اویس رضا رضوی قادری





لاثانی پبلی کیشنز

اُردو بازار لاہور